

Vol. I
No. 32



Tuesday
8th April, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

PAGES

L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954—Passed 2005-2057

L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad Abolition of Cash Grants (Amendment) Bill, 1954—1st reading concluded 2058-2072

Note:— * At the beginning of the speech denotes confirmation not received.

for
the
the
the

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 8th April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

L.A. BILL, No. XII OF 1954, THE HYDERABAD HOUSES (RENT, EVICTION AND LEASE) CONTROL BILL, 1954.

شری کے - انٹ ریڈی (بالکنڈہ) - مسٹر اسپیکر سر - اس بل کا کلاز (۱۰) جو ایوان میں کل سے زیر بحث تھا اوس میں میں نے کچھ امینڈمنٹس دئے ہیں - اگر کلاز (۱۰) کو پورے بل کی بنیاد کہا جائے تو غلط نہ ہوگا - اس کے پہلے جزو میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹیننٹ کو کن وجوہات کی بناء پر مکان خالی کرنا پڑیگا - کونسے وجوہات ہیں جن کی بناء پر مالک مکان درخواست پیش کر کے ٹیننٹ سے مکان خالی کرا سکتا ہے - اس میں دو تین اجزاء بتائے گئے ہیں - اس کے تعلق سے میں نے پہلے تو اس کلاز کا پیارا ڈیلیٹ (Delete) کرنے کی خواہش کی ہے - لپس دفعہ میں جو وجوہات بتائی گئی ہیں کہ اگر کسی کو سب لٹ (Sub-let) کرنے یا مکان کو زیادہ نقصان پہنچایا جائے جسکی وجہ سے اوس مکان کی یوٹیلیٹی (Utility) متاثر ہوئی ہو تو یہ وجوہات درست ہیں یہ قائم رہ سکتی ہیں اور رہنا بھی چاہئے - لیکن پیارا (۴) اور (۶) میں جن وجوہات کو بیس (Base) قرار دیکر ٹیننٹ کا تخلیہ کیا جائیگا - میں سمجھتا ہوں کہ وہ ٹیننٹ کے حق میں بہت سختی کا موجب ہوگا - (۴) میں یہ کیا گیا ہے کہ

That the tenant has been guilty of such acts and conduct as are a nuisance to the occupiers of other portions in the same house or of houses in the neighbourhood.

۴ اتنا ویک (Vague) ہے کہ وہ کونسے ایکٹس (Acts) ہونگے اور کن چیزوں کے تعلق سے یہ پیدا ہونگے معلوم نہیں ہوتا - ٹیننٹ کو نکالا جائے تو سختی ہوگی -

“ that the tenant has denied the title of the landlord or claimed a right of permanent tenancy..... ”

اسکو بھی وجہ قرار دیکر اسکو بیدخل کیا جا سکتا ہے - اگر وہ ٹائٹل (Title) کو ڈینائی (Deny) کرتا ہے یا چیلنج کرتا ہے تو اسکی جو بھی کانسکویسنس

(Consequences) ہونگے اس کو ٹینٹ بھگتگا۔ وہ عدالت میں جائے گا تو عدالت جو کچھ فیصلہ دیگی وہ قابل قبول ہوگا تو میں نہیں سمجھتا کہ اسکو نکالنے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ویگ ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ویگ ہے اور دوسرے یہ کہ ٹینٹ کو بلا وجہ پریشان کیا جا سکتا ہے۔

دوسرے امٹ منٹ کے ذریعہ میں نے سب کلاز (۴) میں ایک ترمیم پیش کی ہے۔ سب کلاز ۳ میں یہ بتایا گیا ہے کہ لینڈ لارڈ تین چار صورتوں میں قبضہ واپس لے سکتا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ بذات خود مکان میں رہنا چاہے اور اس کا کوئی دوسرا مکان اس پستی۔ گاؤں یا شہر میں نہ ہو تو وہ رہنے کے لئے لے سکتا ہے۔ دوسرے یہ کوئی اسٹبل ریپر کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اس حق کو سب کلاز ۴ میں بتلائی ہوئی صورتوں سے متعلق نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کسی مکان میں گورنمنٹ امپلائے اوس ڈپارٹمنٹ کا جسے اسٹبل سروس قرار دیا گیا ہے مقیم ہو تو اوسکو نہیں نکالا جاسکتا۔ اگر کوئی انسٹیٹوشن ہو تو وہ بھی نہیں نکالا جا سکتا تو میں یہ کہوں گا کہ یہ سب کلاز ۴ ذاتی ملکیت پر کلیتاً سٹرکشنس عائد کرتا ہے۔ سب کلاز ۳ کے تحت جو اشخاص آتے ہیں ان پر اس کا اثر نہیں پڑیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مالک مکان کے جو رائٹس ہوتے ہیں ان پر ایسا سٹرکشن عائد نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر سے یہ عرض کروں گا کہ سب کلاز ۴ میں کوئی جسٹیفیکیشن نہیں ہے کیونکہ دستور کے لحاظ سے بھی ہم کسی کی پراپرٹی پر ایسا سٹرکشن عائد نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی سٹرکشن عائد ہی کرنا ہو تو وہ ریزنبل سٹرکشن ہونا چاہئے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکو نکال ہی نہیں سکتے ریزنبل سٹرکشن میں یہ ہو سکتا ہے کہ ایک مناسب مدت دیا جائے لیکن کلیتاً اس قانون کا یا قانون کے اس جز کا اطلاق ہی نہیں ہو سکتا ایسی کوئی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دستور کے خلاف ہے۔ اس لئے میں اس امٹ منٹ کے ذریعہ چاہوں گا کہ سب کلاز ۳ کے تحت دعویٰ کیا جائے اور ڈگری دی جائے تو اسکی تعمیل اسوقت ہو سکے گی جبکہ وہ چھ مہینے یا ایک سال میں دوسرا مکان ڈھونڈ لیں۔ یہ خطرہ محسوس کیا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ سروسز کو مکان ڈھونڈنے میں تکلیف ہوگی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہیں کافی مدت دی جا رہی ہے۔ اس لئے آنریبل منسٹر سے میں رکوٹ کرتا ہوں کہ میرے امٹ منٹ کو چاہیں تو کچھ ترمیم کے ساتھ بھی یعنی چھ مہینے کے بجائے ایک سال کی مدت بھی رکھ کر قبول کریں تو میرا مقصد پورا ہو جائے گا۔

میرا تیسرا امٹ منٹ سب کلاز (Sub-clause 5.) میں ہے۔ اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ جہاں لینڈ لارڈ کسی ٹینٹ کو بیدخل کردے اور کنٹرولر بھی اسکو بیدخل کرنے کا حکم دیدے تو پھر بغیر کسی وجہ کے وہ چھ مہینے کے اندر خالی کردے تو ہر اسکو کوئی حق نہیں رہتا۔

“.....vacates it without reasonable within six months of such date.....”

اس کو کوئی حق نہیں دینا چاہئے اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ بغیر وجہ کے با کسی دوسرے کرایہ دار کو دینے کی نیت سے خالی کرے تو بھی اس امند منٹ کے ذریعہ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ اگر وہ بغیر وجہ کے خالی کرتا ہے تو ٹینٹ ٹو حق پیدا ہو جائے۔ اگر مالک مکان کی نیت دوسرے ٹینٹ کو دینے کی ہو تو مالک کے حق کا قسط ہو جانا چاہئے۔

میرا ایک اور امند منٹ یہ ہے کہ کسی وجہ سے مکان خالی ہو جائے تو ٹینٹ کے حق کی مدت ایک مہینہ رکھنی گئی ہے لیکن میں نے ترمیم کے ذریعہ ۳ مہینے تک رکھنے کے لئے کہا ہے تاکہ ٹینٹس کے لئے سہولت ہو سکے ورنہ ایک مہینے کی قلیل مدت ہو تو ٹینٹ کو علم بھی نہ ہو سکے گا۔

میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر صاحب ان امند منٹس کو قبول کریں گے۔

شری. गोपिडी गंगा रेड्डी (निर्मल जनरल):—अध्यक्ष महोदय, मैंने इस बिल के दफा दस में अमेंडमेंट्स पेश किये हैं। यह जो बिल है वह देखने के बाद मुझे मालूम हुआ कि जिस तरह अंक बाप के दो बेटे होते हैं, अंक बड़ा और अंक छोटा, और जब वह बाप बेटे को ज्यादा देता है और छोटे बेटे को कम देता है, तो वह छोटा बच्चा चिल्लाता है, और रोता है, तब उसे समझाने के लिये बड़े बच्चे को झूठमूठ ही थप्पड़ मारता है, और छोटे बच्चे को दिखाना चाहता है कि मैं असे नाराज हूँ। लेकिन वाक्यों में वह बड़े को ही देना चाहता है। उसी तरह हुकूमतने बिल लाके यह कोशिश की है कि हुकूमत के जो दो बच्चे हैं टेनेंट और मालिक मकान उनमें से वह मालिके मकान को तो ज्यादा सङ्कलन देना चाहती है, लेकिन छोटे बच्चे को यानी किरायेदार को वह नाराज न हो अिस लिये उसे फुसलाने के लिये अिसमें कुछ रख दिया है।

दफा दस का जो सब क्लॉज २ है उसमें बताया गया है कि यदि कोजी किरायेदार गैरजिम्मेदारी का बर्ताव करता है, या उसकी चालचलन ठीक नहीं है, या वह दूसरों को सताता है, तो उसे मालिके मकान अपने घर से निकाल सकता है। मुझे आश्चर्य होता है कि जिस तरह यदि कोजी मालिके मकान किरायेदार से अच्छी तरह बर्ताव नहीं करता या उसका चालचलन ठीक नहीं है, तो उसके लिये कोजी दफा अिस कानून में नहीं रखा गया है। उसके लिये तो ऐसी कोजी सर्त नहीं आयद की गयी है। मालिके मकान का बर्ताव यदि ठीक नहीं है तो उसके लिये भी कानून की पाबंदी होना था। यदि कोजी मालिके मकान ठीक तरह बर्ताव नहीं करता है, तो हुकूमत उसके लिये क्या करेगी? क्या उसको उसके मकान से बेदखल किया जा सकता है? अिस लिये मैंने यह तरमीम लायी है कि अिस को हजम कर दिया जाय।

मेरी दूसरी तरमीम यह है कि दफा पांच में यह बताया गया है कि अगर मालिके मकान ६ महीने के अंदर मकान खाली करवा ले सकता है, और उसके बाद टेनेंट नोटिस दे सकता है न

यह जिस वक्त के लिये मालिके मकान ने मकान खाली करवाया, और जिस मकसद के लिये मकान खाली करवाया वह ६ महीने के अंदर पूरा नहीं हुवा तो टेनेंट कंट्रोलर के पास दरखाम्त दे सकता है कि वह मकान मजदूरी वापस दिया जाय। मसलिये कि यदि ६ महीने के वजाय सात या आठ महीने होने हैं तो क्या किया जाय? इस लिये मेरा ग्वियाल है कि यह जो ६ महीने की मुदत रखा गयी है वह बहुत काम है उसे बढ़ाकर १ साल कर देना चाहिये।

क्लाज के हिस्से (बी) में यह कहा गया कि अगर किरायेदार को यह हक मिलता है कि वह मकान वापस किया पर ले सकता है तो इसके बारेमें १ महीने के अंदर रेंट कंट्रोलर के पास उसे दरखाम्त करनी चाहिये: इसमें मैंने ऐसी तरमीम दी है कि यह जो मुदत अंक महीने कि रखी गयी है, उसे ६ महीने की करना चाहिये।

किरायेदार पर अलजामान लगाकर यदि मालिके मकान कंट्रोलर के पास शिकायत करता है कि अमे बेदखल क्यों न किया जाय, और यदि यह शिकायत झूठ साबित होती है, तो मालिके मकान को उस किरायेदार को ५० रुपये कपिन्सेशन के तौर पर देने पड़ेंगे, ऐसा भी अंक क्लॉज ६ इसमें रखा गया है। इसके बारे में जो पचास रुपये रखे गये हैं, जब यह केस कंट्रोलर के पास चलता है तो किरायेदार के ५० रुपये से ज्यादा रुपये तो रिक्शा आदि के खर्च में ही चले जाते हैं यहाँ जो भाड़ और मन्नाभूड़ है वे अच्छी तरह से जानते हैं कि कितना पैसा मुकद्दमात में खर्च करना पड़ता है, और कितनी बेजारी होती है। यह जो पचास रुपये रखे हैं वह तो बहुत कम है इस लिये मैंने तरमीम लायी है कि ५० रुपये के वजाये कर लिये जायें।

यह बिल हमारे सामने अितनी जल्दी में लाया जा रहा है और कहा जा रहा है कि जिसे जल्द से जल्द पास करना जरूरी है, कि हमें उसके अंदर और करने के लिये भी काफी मौका नहीं मिला। अक रोज बिल पेश करने कहा जाता है कि कल तक इसपर अमेडमेंट्स पेश किये जाय यहाँ हम अब्बाम के हजारों रुपये खर्च करके बैठते हैं, लेकिन अब्बाम के भलाओं के लिये जो बिल यहाँ पर लाया जाता है उसे अच्छा तरह और करने का भी हमें मौका नहीं मिलता। जिस तरह बाजार में अंधेरे में माल बेचने की दुकानदार कोशीश करता है, और कहता है कि बहुत अच्छा घाल है आप जरूर ले लीजिये। उसी तरह यह बिल भी हमें अंधेरे में रखकर जल्द से जल्द पास करवाने की कोशीश की जा रही है। और हमारे सामने ठोक तरीके से यह बिल नहीं लाया जाता है।

मैंने जो तरमीमे इस कानून में लायी है मुझे अुमीद है कि मिनिस्टर साहब उसे मंजूर करेंगे।

* شری جے - آند راؤ (سرسله - عام) - مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۱۰ کے سب کلاز ۵ میں یہ کہا گیا ہے کہ لینڈ لارڈ ٹیننٹ کو پیدخل کر کے مکان حاصل کرتا ہے تو اوس پر یہ لازم ہے کہ وہ اسمیں ٹھہرنے - اگر وہ مکان حاصل کرنے کے بعد ۶ مہینے کے اندر اندر ہی چلا جاتا ہے تو ایسی صورت میں کرایہ دار کو یہ موقع دیا گیا ہے کہ وہ پھر درخواست

پیش کر کے مکان حاصل کرے۔ یہ ایک بہت اچھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔ لیکن جو عمل مالک مکان کرتے ہیں اس سے مجھے شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ یعنی کرایہ دار کو بیدخل کرنے کیلئے جو صورتیں اس سے پہلے کلاز ۳ کے تحت بتلائی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر اسکا کوئی اور مکان نہیں ہے تو بیدخل کر سکتا ہے۔ نان رسیڈنشل (Non residential) مقصد مثلاً گاڑی وغیرہ رکھنے کیلئے ضرورت ہو تو بھی لے سکتا ہے اور دیگر ضروریات کی وجہ سے مکان لینا ہو تو اسکو بیدخل کرنے کی گنجائش ہے لیکن ایسا لیانڈ لارڈ جو ایک مہینے کے اندر نا قبضہ حاصل کرنے کے بعد چھ مہینے میں چلا جاتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو حقیقت میں مکان کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ وہ کرایہ دار کی حق تلفی کر کے قبضہ حاصل کیا ہے۔ میں نے اس ترمیم کے ذریعہ یہ کوشش کی ہے کہ ایک مہینے کے اندر کنٹرولر کے پاس وہ درخواست پیش کرے اگر چیکہ اس قلیل مدت میں اسکے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ وہ کیوں گیا ہے۔ اسکے جانے کی کیا وجہ ہے۔ وہ کہاں گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر اسے ضرورت ہو تو وہ ضرور اسکے پیچھے لگا رہے گا اس میں جو مدت دی گئی ہے وہ بہت کم ہے۔ اندرون ایک مہینہ درخواست پیش نہ کرے تو حق زائل ہو جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم اتنی زیادہ سہولتیں دیرہے ہیں تو منسٹر صاحب یہ سہولت بھی دینگے۔ چھ مہینے کے اندر اندر چلا جاتا ہے تو یہ اسکی شرارت ہے اسلئے کرایہ دار کو بھی ایک ایک مہینے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول فرمائینگے ورنہ یہ دفعہ یونہی رہیگا اور اس سے کوئی فائدہ نہوگا۔ اس سے کرایہ دار کو ایک سہولت مل جائیگی۔ میں نہایت ادب کے ساتھ یہ گزارش کرونگا کہ اس سے کوئی غیر معمولی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے۔ اگر آنریبل منسٹر میری ترمیم قبول کرنے کیلئے تیار نہوں تو میں یہ بھی عرض کرونگا کہ ایک مہینے کی بجائے دو یا تین مہینے دئے جائیں یہ کہا گیا کہ کرایہ دار ایک مہینے میں درخواست پیش نہیں کرتا۔ کنٹرولر دفعہ (۳) کے تحت کرایہ دار کو اطلاع دیکر عمل کر سکتا ہے۔ میں نے یہ دو تین صورتیں بتلائی ہیں۔ ایسی سہولتیں دی جائیں تو میرا منشا پورا ہو جائیگا۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

منسٹر فار ایجوکیشن اینڈ لوکل سلف گورنمنٹ (شری گوپال راؤ اکبوتے)۔ منسٹر اسپیکر سر۔ کلاز ۱ کی نسبت اگر میں یہ کہوں کہ یہ اس بل کی جان ہے تو بیجا نہوگا۔ یہ ایک ایسا کلاز ہے جسکو اس بل میں کافی اہمیت حاصل ہے۔ اس کلاز میں دو قسم کے اثرات پیدا کرنے والے اجزاء ہیں۔ ایک طرف تو سکیورٹی آف ٹیننسی (Security of tenancy) ہے۔ اور دوسری طرف مالک کے بیدخل کرنے سے متعلق مالک کے اختیارات پر کافی رستریکشنس (Restrictions) عائد کی گئی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے اس سے لینڈ لارڈ اور ٹیننٹ کے درمیان ایکویٹیبل ریلیشنس (Equitable

(relations) قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو ترمیمات کلاز (۱۰) پر آئی ہیں انہیں پڑھنے اور اس پر کی ہوئی تقریریں سننے کے بعد میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ عام طور پر اس کو پسند کیا گیا ہے۔ البتہ تین چار امور کے سلسلے میں اختلافات پائے گئے جو بہت جزوی قسم کے ہیں۔ اور انکا اصل اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تمثیل کے طور پر بیدخلی کیلئے جو وجوہات بتلائی گئی ہیں ان میں اہم یہ ہے کہ کرایہ دار کے ذمہ اگر بچایا واجب الادا ہو جائے تو مالک مکان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس کے ایوکشن (Eviction) کیلئے درخواست پیش کرے۔ اسی طرح کرایہ دار نے اس مکان کو جس غرض سے حاصل کیا تھا اس غرض کے سوا اگر کسی دوسری غرض کیلئے استعمال کیا ہو تو ایسی صورت میں بھی اسے بیدخل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ اگر وہ مالک کی ملکیت سے انکار کرتا ہے یا مالک کے مقابلہ میں اپنی پرمیننٹ ٹیننسی (Permanent tenancy) یا پرمیننٹ اکیویشن (Permanent occupation) بتلاتا ہے یا مکان کو جزاً یا کلاً کسی دوسرے کو کرایہ پر دیتا ہے یا ایسا نیوسنس (Nuisance) کرتا ہے جس کی وجہ سے اس مکان میں رہنے والے دوسرے کرایہ داروں کو یا اہل محلہ کو تکلیف پہنچتی ہو یا مالک مکان اپنی ذاتی رہائش کیلئے مکان چاہتا ہو یا اسکے یونافائیڈ رکوائیرمنٹس (Bona fide requirements) ہوں تو ان صورتوں میں مالک مکان کو ایوکشن کروانے کا حق دیا گیا ہے۔ یا اگر مکان بوسیدہ ہو گیا ہو اور اس میں سبستانی شیل اڈیشن (Substantial addition) کرنا ہو یا اسکو گرا کر جدید طور پر تعمیر کرنا ہو جو کرایہ دار کو رکھ کر نہیں کرائی جاسکتی تو ایسی صورتوں میں بھی بیدخل کرا سکتا ہے۔ یہ مختصر وجوہ کلاز (۱۰) میں درج ہیں۔ سوائے نیوسنس (Nuisance) سے متعلقہ زمین (۴) کے بقیہ کسی دوسرے زمین کو حذف کرنے کیلئے تو امڈمنٹس نہیں آئے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سابق میں جو دفعہ نامکمل تھا اس کو ہنسنے اس طرح مکمل کیا ہے۔ زمین (۴) کو ایک اہم وجہ سمجھا گیا اور کچھ غلط فہمی کی بنا پر اسکو اوٹ (Omit) کرنے کیلئے ترمیم آئی۔ یہ سمجھا گیا کہ یہ ایک ویک (Vague) اور اویسیو (Evasive) کلاز ہے جسکی وجہ سے مالک مکان کو شراوت کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ جو الفاظ زمین (۴) میں استعمال ہوئے ہیں وہ وہی الفاظ ہیں جو مدراس بمبئی۔ بہار۔ اور کلکتہ کے قوانین میں ہیں۔ اور اس زمین میں کیس لا (Case Law) سیٹلڈ (Settled) ہو گیا ہے۔ ”نیوسنس“ کے معین معنی ہیں۔ میں انکی تفصیلات میں جا کر ہاؤس کا وقت لینا نہیں چاہتا۔ لیکن میں یہ بتا سکتا ہوں کہ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کرایہ داری واقعی اس مکان کے دوسرے رہنے والوں یا مکان کے آس پاس کے لوگوں کے لئے باعث تکلیف بن گیا ہے یا اسکا وجود ”اسر باعث تکلیف عام“ ہو گیا ہے تو تحقیقات اور شہادت سے اس چیز کے ثابت ہونے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسے کرایہ داری تائید کرنے کے لئے تیار ہوگا

شری جسے۔ بی۔ متیال راؤ (سکندر آباد۔ محفوظ)۔ ہائینٹ آف انفرمیشن۔ مالک مکان اگر کرایہ داروں کے ساتھ فیوسنس کرتا ہے تو اسکے لئے کیا ہوگا؟

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ اسکی پراپرٹی تو نہیں چھینی جاسکتی۔

شری جسے۔ بی۔ متیال راؤ۔ آخر اسکے لئے بھی کچھ نہ کچھ قانون ہونا چاہئے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ یہ رنٹ کنٹرول ایکٹ ہے لینڈ لارڈ کنٹرول ایکٹ نہیں ہے۔ اگر وہ کوئی اسیٹشیل امینیٹیز (Essential amenities) سے محروم کرتا ہے تو اسکے لئے احکام موجود ہیں۔ ہمنے یہاں جو ضمن (n) رکھا ہے وہ ہر جگہ کے قانون میں موجود ہے۔ اسلئے میں کہہونگا کہ جن اصحاب نے اس ضمن کو حذف کرنے کیلئے ترمیمات پیش کی ہیں وہ انہیں واپس لے لیں۔۔۔

شری جسے۔ آئندہ راؤ۔ کیا آپ ”نیوسنس“ کی کوئی مثال دے سکتے ہیں جس سے اس کا تعین ہو سکے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ ہاں بمبئی اسمبلی میں رینٹ کنٹرول ایکٹ کے سلسلے میں ہی ایک دفعہ پر بحث ہو رہی تھی۔ ایک رکن نے ایک مثال دی تھی جو ایک واقعہ پر مبنی تھی۔ میں وہی مثال یہاں دیتا ہوں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک کرایہ دار نے مالک مکان کی لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کی ظاہر ہے کہ ایسا کرایہ دار جو خود مالک مکان کی لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کرے اسکا یہ عمل نیوسنس میں ہی داخل ہے۔ میں نہیں سمجھتا ایسی حرکت کو کوئی پسند کریگا۔ اس قسم کی اور کئی مثالیں ہو سکتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اتنی موثر مثال دینے کے بعد معزز رکن جنہوں نے اس کو حذف کرنے کیلئے ترمیم پیش کی ہے وہ اپنی ترمیم کو وٹہ ڈرا کر لینگے۔

دوسری ترمیم ۱۵ دن کی مدت کو ایک مہینہ کرنے سے متعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت فریڈم آف کنٹراکٹ (Freedom of Contract) حاصل ہے لیکن اس میں یہ ایک ڈسکریٹری (Discretionary) قانون لایا گیا ہے۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعات ۱۱۱-۱۱۳ اور ۱۱۶ کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ کرایہ تو اسی تاریخ کو واجب الوصول ہو جاتا ہے جسکا معاہدہ کیا گیا ہو۔ یہاں یہ رعایت کی جا رہی ہے کہ اس مدت مقررہ کے بعد بھی مالک مکان انتظار کرے اسکے بعد درخواست پیش کرے جس پر کارروائی ہوگی۔ اور اسکے بعد ۱۵ دن کی مدت گزریگی۔ اس طرح دو ڈھائی مہینے تو ہو جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ڈفالٹر (Defaulter) کو اس سے زیادہ مدت ملنی چاہئے۔ اسکے علاوہ ڈاکٹرین آف فور فوجر (Doctrine of forfeiture) کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ان تمام پراویژنس کی موجودگی میں میں نہیں سمجھتا کہ اس جروی ترمیم سے کوئی فائدہ ہو سکتا ہے جو یہاں ڈھانچے میں بھی برابر نہیں بیٹھتی ہے۔ یہ کلاز مدراس کے قانون کی طرز پر ہے اور اسکو تبدیل کرنے کی میں کوئی وجہ نہیں پاتا۔ مدراس کے قانون کی دفعہ ۶-۷ واضح ہے اور اون صورتوں سے متعلق ہے جسکے تحت پرمیم (Premium) یا پیشگی کرایہ وصول نہیں کر سکتے۔ وہاں کے قانون دفعہ ۷ ہمارے بل کے کلاز ۱۰ کے بمائل ہے۔ میں نے بار بار یہ کہا ہے کہ ہم نے مدراس کے سسٹم کو اڈاپٹ (Adopt) کیا ہے۔ جو ہوموجینیٹی (Homogeneity) مدراس کے قانون کی دفعات کو فالو (Follow) کرنے کی وجہ سے ہے اسکو برقرار رکھنا چاہئے۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ جو امینڈمنٹ پیش کی گئی ہے اگر اسکو واپس لیں تو ہمارا قانون مدراس کے ڈھانچے پر رہیگا۔ اسمیں کرایہ دار کو کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ کرایہ دار کے ساتھ ضرورت سے زیادہ رعایت مرعی رکھی گئی ہے۔

اسکے علاوہ بعض ترمیمات اس دفعہ کے تعلق سے اسطرح پیش کی گئی ہیں مثلاً آنریبل ممبر (جنکی کانسیٹی ٹیونسی مجھے یاد نہیں ہے اسلئے انکا نام لینے پر مجبور ہوں) شری کے - وینکٹ رام راؤ نے کہا کہ

“If it is not for temporary purposes”

یہ ترمیم تو وہاں بیٹھتی بھی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ مکان کا تخلیہ ہوگا تو وہاں ٹمپری پریزس (Temporary purposes) یا پرمیننٹ پریزس (Permanent purposes) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

شری عبد الرحمن نے اپنی ترمیم میں چار کے بجائے چھ مہینے تجویز کئے ہیں۔ مدراس اور بمبئی میں چار مہینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اصولی گنجائش نہیں ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظی ترمیم ہو جاتی ہے اور اصولاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ صاحب اپنی ترمیم کے لحاظ سے پرمیننٹ لیز (Permanent lease) کے الفاظ کو ڈیلیٹ (Delete) کرنا چاہتے ہیں۔ میں دو چیزوں کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ حیدرآباد کا جو پہلے قانون شہادت تھا وہ اب نہیں ہے۔ موجودہ جو قانون شہادت ہے اوسکی دفعات ۹۱-۹۲ سابقہ قانون کی دفعات ۹۲-۹۳ کے بمائل ہیں۔ انکا تعلق کسی کرایہ دار کے حق ملکیت حاصل کرنے سے نہیں ہے۔ دوسرے شخص کی ملکیت کو سٹ اپ (Set up) کرتے ہوئے دفعہ ۹۱-۹۲ کے تعلق سے انہوں نے متعلق کیا ہے۔ اگر اسکو نکال دیں تو دوسرے قانون کی زد میں آجاتا ہے۔ یہ صورت ایک سلسلہ اصول کے تحت ہے اسلئے یہ باقی رکھی گئی ہے۔ متصلہ صوبہات میں بھی اسی قسم کا قانون ہے۔ میں

نہیں سمجھتا کہ ایک کرایہ دار جو پرمیننٹ اکوہنٹ (Permanent occupant) ہے ٹیننٹ نہیں ہے بلکہ ماہواری ٹیننٹ ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں کسی جہوئے کرایہ دار کی جانب داری کرنا ضروری ہے ۔ ایک شخص جب عدالت میں جاتا ہے اور وہاں اپنے عذرات کو ثابت نہیں کرسکتا تو اسکے باوجود ایسے شخص کے ساتھ رعایتیں کرنے اور اسکو سہولتیں دینے کی کیا ضرورت ہے ؟ کیوں اسکے ساتھ اس قسم کا غیر مساویانہ برتاؤ کیا جائے ؟ میرے خیال میں وہ شخص ہمدردی کا مستحق نہیں ہے ۔ اسلئے معزز رکن سے میں ادباً عرض کرونگا کہ ایسے شخص کی مدد کے لئے انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اوسکو اس صورت حال کی روشنی میں واپس لے لیں ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ (بھوکردھن ۔ عام) پرمیننٹ ٹیننسی (Permanent tenancy) یا پرمیننٹ اکوہیشن (Permanent occupation) کا ڈیفینیشن (Definition) کیا ہے ؟
شری گوپال راؤ اکوہئے ۔ دواماً یا نسلا بعد نسلا ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ ۔ کیا آپ اس ایکٹ کی رو سے کہہ رہے ہیں ۔

شری گوپال راؤ اکوہئے ۔ لیگل فریسیالوجی (Legal phraseology) یالیکل ٹرم (Legal Term) کے لحاظ سے وہ لیز (Lease) (منتهلی ٹیننسی (Monthly tenancy) نہیں ہے ۔ وہ ٹائٹیل (Title) سٹ اپ (Set up) کرنے کے مترادف ہے ۔

شری سی ۔ ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ صاحب نے ” ناٹ اکسیڈنگ ۱۵ ڈیز “ کے الفاظ رکھے ہیں ۔ اب تک میں نے اپنی تقریر میں جو وضاحت کی ہے اوس سے اس پر بھی روشنی پڑتی ہے اسلئے میں اس بارے میں مکرر وضاحت نہیں کرونگا ۔ اسکو میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔

شری جی ۔ سری زاملو صاحب نے دو ترمیمات پیش کئے ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ ریسیدنشیل پریز (Residential purpose) کے لئے اوسکا کوئی دوسرا مکان ہو یا نہ ہو اوسکو ایوکٹ کرانے کا حق نہیں ملنا چاہئے ۔ میں کہوںگا کہ ” پرمیننٹلی “ کے الفاظ ویک (Vague) ہو گئے ہیں ۔ جب مالک مکان کا اوس موضع میں اوس تعلقہ میں یا اوس مقام پر کوئی دوسرا مکان موجود ہے تو ظاہر ہے کہ کنٹرولر کے پاس یہ جوابدہی کافی ہوگی کہ اوسکا ایک مکان یہاں موجود ہے ۔ اگر کوئی کرایہ دار کنٹرولر کے پاس اور اس قسم کا مواد پیش کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ اوس مالک کا کوئی اور مکان ہے اور یہ جوابدہی ثابت ہو جائے تو ظاہر ہے کہ تخلیہ کی درخواست ناہنظور ہو جائیگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید کسی قسم کا اضافہ کرنے سے

پچیدگیاں بڑھ جائیں گی اور اس سے کرایہ دار کو فائدہ کی بجائے نقصان ہوگا۔ جی سری راسلو صاحب اپنی دوسری ترمیم کے ذریعہ یہ چاہتے ہیں کہ دس سال سے زائد مدت سے اگر کوئی کرایہ دار مکان پر قابض ہے تو اس کو حق ملکیت دینا چاہئے۔ میں نے اس سے پہلے کہا تھا کہ یہ قانون ٹیننٹ کو مالک بنانے کے لئے نہیں پیش کیا گیا ہے۔ وہ تصور بالکل علحدہ ہے جو لینڈ ریفارمز کے سلسلہ میں مد نظر تھا اور جس کو اختیار کیا گیا ہے۔ یہ قانون شہریوں سے متعلق ہے اور این ایریا (Urban areas) سے متعلق ہے۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو مالک مکان سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں۔ ان حالات میں ملے جلے علاقوں میں جو قانون نافذ کیا جاتا ہے اس میں زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں کرایہ دار کو مالک بنانے کا کوئی تصور داخل نہیں ہے۔ اس لئے میں ان دونوں ترمیمات کو قبول نہیں کر سکتا۔

اسکے بعد شری نواسیکر کی ترمیم ہے جو زیادہ اہم نہیں ہے۔ صرف ٹکنیکل ڈرافٹنگ پریپرز (Technical drafting purposes) کے لئے پیش کی گئی ہے۔ میں اس ترمیم کے اے۔ بی۔ اور سی تینوں اجزاء کو قبول کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ گویا آپ نواسیکر صاحب کے اسٹنڈنس اے۔ بی۔ سی کو قبول کر رہے ہیں۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ جی ہاں۔ اے۔ بی۔ سی اور سی کے (۱ و ۲) جو ذیلی کلازس ہیں انہیں بھی قبول کرتا ہوں۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ کی بھی ایک ترمیم ہے کہ چھ مہینے کی بجائے تین سال کی مدت رکھی جائے۔ اس سلسلہ میں گوپدی گنگا ریڈی صاحب کی اور جے۔ آنند راؤ صاحب کی بھی ترمیمات ہیں کہ تاریخ علم سے مدت کا شمار کیا جائے۔ چونکہ یہ سب ایک ہی مسئلہ سے متعلق ہیں اس لئے میں ان سب کا ایک ساتھ جواب دینا چاہتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ مالک مکان کئی وجوہ کے منجملہ کوئی ایک وجہ بنا کر قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب وہ کنٹرولر کے پاس جائیگا تو وہ شہادت کی بناء پر یہ اطمینان حاصل کریگا کہ آیا مالک مکان نیک نیتی سے اپنی ضروریات کے تحت مکان کا تغلیہ کرانا چاہتا ہے یا نہیں۔ تاوقتیکہ اس کو مالک مکان کی نیک نیتی کا اطمینان نہ ہو جائے وہ تغلیہ کا حکم جاری نہیں کریگا۔ اسکے علاوہ کنٹرولر کو اس کا بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چھ مہینے تک مالک مکان استفادہ نہ کرے اور مکان کو خالی رکھے تو کرایہ دار کو اس کا حق ہوگا کہ وہ مکرر مکان کو اپنے استفادہ کے لئے حاصل کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر خود مجھ سے متفق ہونگے کہ اس سے زیادہ تحدید عائد کرنا خود اس قانون کے مقصد کو فوت کرنے کے مترادف ہوگا۔ گورنمنٹ کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مکان خالی پڑا رہے۔ جیسا کہ میں نے کہا۔

“ Suppress the mischief or advance the remedy ”

مالک مکان زیادہ کرایہ کی لالچ میں غیر ضروری وجوہات بتا کر کنٹرولر کے پاس رجوع ہو کر اور جھوٹی شہادتیں پیش کر کے مکان کا قبضہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کسی دوسرے شخص کو زیادہ کرایہ پر مکان دیدین - ہم نے یہ تحدید بھی عائد کردی ہے کہ وہ کسی اور کو مکان کرایہ پر نہ دے سکیں گے - اسلئے ہم نے یہ رکھا ہے کہ اگر چھ مہینے تک مالک مکان خود مکان سے استفادہ نہ کرے تو کرایہ دار مالک مکان سے مکرر مکان حاصل کر سکتا ہے - ہاؤس شارٹج (House shortage) کو دور کرنے میں اس سے کوئی مدد نہ ملیگی کہ برس ہا برس تک کوئی مکان اس طرح خالی رکھا جائے - اگر مالک مکان برس ہا برس تک مکانات کو اس طرح خالی رکھ سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایکٹ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہوگا - اسلئے میں معزز رکن سے ادباً عرض کرونگا کہ وہ اپنی ترمیم واپس لیں - ورنہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کرایہ دار دس پندرہ سال تک خاموش بیٹھ کر یہ کہے گا کہ مجھے ابھی علم ہوا ہے اس طرح اس میں ایسے مباحث پیدا ہو جائیں گے جن سے مقدمات میں اضافہ ہوگا جو اس قانون کے مقصد کے خلاف ہے -

رام ریڈی صاحب اور دوسرے صاحب کی ترمیم ہے کہ پچاس روپیہ جو پینالٹی (Penalty) رکھی گئی ہے اوسکی بجائے سو روپیہ رکھی جائے - میں کہوں گا کہ یہ ایسے دفعات کے سلسلہ میں ہے کہ مکان کی تعمیر جدید وغیرہ کے سلسلہ میں درخواست پیش ہو تو اوس سلسلہ میں پینالٹی رکھی گئی ہے -

Mr. Speaker : Shri K. Ram Reddy has not moved the amendment, if I remember right.

شری گوپال راؤ اکبوتے - اس سلسلہ میں دوسری امینڈمنٹ بھی ہے اسلئے جواب ضروری ہو جاتا ہے -

پینالٹی کی رقم بڑھانے سے کوئی زیادہ فائدہ لینڈ لارڈ یا ٹیننٹ کو نہیں ہوگا - وہ معاملہ تو حکومت یا ایسے مالک مکان کے مقابلہ میں ہوگا جو اس طرح خلاف قانون عمل کرے - اس لئے زیادہ مقدار بڑھانے سے مطلب حاصل نہیں ہو سکتا - شری کے - انت ریڈی اور شری گوپدی گنگا ریڈی کی ترمیم کے متعلق بہت ساری وضاحت دوسری ترمیمات کے جواب کے سلسلہ میں ہو چکی ہے - اس طرح آنریبل شری کے - انت ریڈی صاحب کے امینڈمنٹس اے - بی - سی کا جواب تو پہلے ہی دیا جا چکا ہے - ڈی کا جہاں تک تعلق ہے اوسکے ذریعہ سے وہ کچھ الفاظ بڑھانا چاہتے ہیں اون کی ترمیم یہ ہے -

‘shall be put in execution after giving six months time to such tenants or institutions to find an alternative house’.

یہ بالکل اس قانون کے خلاف ہے۔ کیونکہ بیدخلی کے جو احکامات دئے جائینگے اون وجوہات کو ثابت کرنے پر دئے جائینگے۔ اس لئے تخلیہ کے متعلق جو ریزن اپیل (Reasonable) مدت ہو سکتی ہے اوسکا اختیار رنٹ کنٹرولر کو دیا گیا ہے وہ اپنے اختیارات....

شری کے۔ انت ریڈی۔ میری ترمیم سب کلاز (n) کے تعلق سے ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ اوس کا مطلب سمجھ کر ہی میں جواب دے رہا ہوں۔ اوس سے مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ اوس کا اختیار تمیزی وسیع رکھنے کی ہم ضرورت سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ کی ترمیم اوس اختیار کو محدود کرنے والی ہے۔ ان ترمیمات کا یہ مختصر سا جواب ہے۔ میں عرض کرونگا کہ کلاز (۱۰) کو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے عام طور پر پسند کیا گیا ہے۔ یہ کلاز ایک کمپریہنسو (Comprehensive) اور ہوموجینیس (Homogeneous) ہے اس سے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔

شری. گوپیڈی گंगा रेड्डी:—स्पीकर सर, मैं यह मालूम कर लेना चाहता हूं कि अंक मकान में औरत और दूसरे मकान में मर्द रहे और अंतके अंदर बदनिगाह हो जाय तो उसके लिये यह कानून लागू होगा लेकिन दोनों मकानात में औरतें रहीं तो उस सूत्र में क्या होगा।

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ کبھی کبھی عورتیں بھی ایک دوسرے کے لئے نیوسنس ہوتی ہیں۔

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote.

Shri V. B. Raju (Secunderabad-General) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

شری کے یل نرسماں راؤ (یلندو۔ عام) راجو صاحب کی اسٹمنٹ وتہ ذرا نہیں ہونی چاہئے کیونکہ میری اسٹمنٹ کو اوس کے مائل ہونے کی وجہ سے موو کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ مسٹر اسپیکر۔ اس پر ووٹ تو لیا جائیگا۔ میں اس کو ووٹ پر رکھتا ہوں۔ مگر یہ اسٹمنٹ موو نہیں ہوئی ہے۔

شری کے یل نرسماں راؤ۔ ڈپٹی اسپیکر صاحب نے کہا تھا کہ یہ چونکہ راجو صاحب کی اسٹمنٹ کے مائل ہے اس لئے اسکو موو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Speaker : The amendment may be moved now and I shall put it to vote.

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg to move :

“That in line 2 of para (i) of sub-clause (2), for ‘fifteen’ substitute ‘thirty’.”

L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954. 8th April, 1954. 2017

Mr. Speaker : Amendment moved. •

Mr. Speaker : The question is :

“ That in line 2 of para (i) of sub-clause (2), for ‘ fifteen ’ substitute ‘ thirty ’.”

The motion was negatived.

Shri K. L. Narsimha Rao : I demand a division.

The House then divided.

Ayes 49 : Noes : 53.

Mr. Speaker : The question is :

“ That in line 1 of para (v) of sub-clause (2), between ‘ house ’ and ‘ or ’ insert ‘ if it is not for the temporary purposes.’ ”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“ That in line 2 of para (v) of sub-clause (2), for ‘ four ’ substitute ‘ six ’.”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“ That for para (vi) of sub-clause (2), substitute the following :—

‘ (vi) that the tenant has denied the title of the landlord and that such denial was not bonafide. ’ ”

The motion was negatived.

Shri Ch. Venkatrama Rao (Karimnagar) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri G. Sreeramulu (Manthani) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

2018 8th April, 1954.

L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954.

Mr. Speaker : Shri S. L. Newasekar's amendment has been accepted by the Member incharge of the Bill. It, therefore, need not be put to vote.

The question is :

"That in lines 4 and 5 of para (a) of sub-clause (5), for 'six months' substitute 'three years'."

The motion was negatived.

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw paras (a) and (b) of my amendment. The rest of the amendment may be put to vote.

Parts (a) & (b) of the amendment were, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

(c) "In line 1 of sub-clause (iv), for 'No order for eviction shall be passed under sub-section (3), substitute :

'The order for eviction passed under sub-section (3) . "

(d) "After para (ii) of sub-clause (4), add the following with a fresh line :

'Shall be put in execution after giving six months time to such tenants or institution to find an alternative House' . "

(e) "In line 4 of para (a) of sub-clause (5) between 'cause' and 'within' insert : 'and with the purpose of leasing to other person' .

(f) "In line 2 of para (b) of sub-clause (5) , for 'one' substitute 'three' . "

The motion was negatived.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is :

“That Clause 10 as amended stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 10 as amended was added to the Bill.

Clause 11.

Mr. Speaker: The question is :

“That Clause 11 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clause 12.

Shri Anceji Rao Gavane (Parbhani): I beg to move:

“That for the Clause, substitute :

“12 (1) No landlord shall, without the previous permission of the Controller cut off or withhold any of the amenities enjoyed by the tenant.

(2) A landlord may, for this purpose, apply for permission to the Controller.

(3) The Controller on receiving the application on this behalf, shall give notice of the same to the tenant concerned and after due inquiry he will, if he is satisfied that there is sufficient cause, for allowing the application, grant it or otherwise reject.

(4) If any of the amenities enjoyed by the tenant are stopped by any persons other than the landlord by reason of the landlord's failure to pay taxes or other charges, the tenant may pay them and have the amenities restored and deduct from the rent the amounts paid.”

Mr. Speaker: Amendment moved.

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۱۲) کے تحت لینڈ لارڈ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ سفیشنٹ کاز (Sufficient cause) سمجھے یا اوس کو انصاف سمجھے تو جو امینیٹیز (Amenities) کرایہ دار کو اوسکی جانب سے دی گئیں اون کو کم کر سکتا ہے یا اون کو روک دے سکتا ہے۔ اگر مالک مَن کو کسی کرایہ دار سے شکایت ہو تو جو سہولتیں اوسکی حد تک تھیں اوسکو بند کرنے یا روک دینے کے لئے کنٹرولر کے پاس درخواست دیگا۔ یا اگر کرایہ دار کو مکان سے نکال دینا مقصود ہو یا اوس کا ستانا مقصود ہو تو وہ کنٹرولر کے پاس درخواست پیش کریگا اور کنٹرولر پرائمافیس کیس (Prima facie case) سمجھے (Interim orders) دے سکے گا۔ اور اوس کے بعد اس کا تصفیہ کریگا اگر سفیشنٹ کاز ہے تو درخواست منظور کرلیگا اور اگر سفیشنٹ نہیں ہے تو درخواست نا منظور کردیگا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ چیز بھی رکھی گئی ہے کہ اگر کرایہ دار نے غلط درخواست دی ہے تو مالک مکان کو کرایہ دار سے اوس کا کمینزیشن (Compensation) (۵۰) روپیہ دلایا جائے گا۔ اور اگر کرایہ دار کی درخواست صحیح ثابت ہو تو مالک مکان سے کرایہ دار کو (۵۰) روپیہ ہرجانہ دلایا جائے گا۔ میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ اس سکشن کو بدل دیا ہے۔ آپ نے اس سکشن میں یہ رکھا تھا کہ اور خود آپ کے پیش نظریہ چیز تھی کہ ممکن ہے کہ مالک مکان مکان کا تخلیہ کروانے کے لئے۔ یا کرایہ بڑھانے کے لئے یا اگر کرایہ دار کرایہ نہ بڑھائے تو اوسکو ستانے کے لئے کسی امینیٹیز (Amenities) کو بند کردیگا۔ اگر مالک مکان واقعی ایسا کرے تو کرایہ دار کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ کنٹرولر کے پاس رجوع ہو۔ اس کی بجائے میں نے یہ امینڈمنٹ پیش کی ہے کہ کسی مالک مکان کو اپنی جانب سے امینیٹیز بند کرنے کا اختیار نہ ہوگا جب تک کہ کنٹرولر سے اسکے متعلق قبل از قبل اجازت حاصل نہ کرلے۔ مالک مکان کو اختیار رہیگا کہ اگر وہ سفیشنٹ کاز سمجھتا ہے تو امینیٹیز بند کر دے۔ مگر اس کے کنٹرولر کے پاس درخواست دے۔ اور کنٹرولر کو یہ اختیار رہیگا کہ کرایہ دار کو طلب کرے اگر اسکو یہ معلوم ہو کہ امینیٹیز بند کرنے کے لئے سفیشنٹ کاز ہے تو وہ اس کے متعلق تصفیہ کریگا۔ اس کے تحت نہ انٹرم آرڈرس پاس کرنے کا سوال آتا ہے نہ کرایہ دار کو ستانے کا سوال آتا ہے۔ نہ مقدمہ بازی کا۔ آئریبل موور آف دی ہل اس ترمیم کو قبول کرلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو منشا ہے اس سے بھی زیادہ وضاحت اس ترمیم سے ہو جاتی ہے۔ اس میں مالک مکان کو اختیار دینے کی بجائے یہ رکھا گیا ہے کہ وہ پہلے اجازت حاصل کرے اس کے بعد جو کچھ بھی امینیٹیز ہیں انکو بند کر سکتا ہے۔ اس سے کسی کو تکلیف دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ کرایہ دار کو جو کچھ بھی تکلیف ہو سکتی تھی وہ بھی ختم ہو جائے گی اور کسی کو گرج (Grudge) کرنے کا موقع نہیں

رہیگا۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ اس بڑی ترمیم کو جیسا کہ اوس بارٹی کا رجحان رہتا ہے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ادھر سے جو ترمیمات پیش ہوتی ہیں انہیں مناسب تصور کیا جاتا ہے اور ادھر سے جو ترمیم دیجاتی ہیں خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہو اسکو برا تصور کرتے ہوئے انکو قبول کرتے ہوئے ہچکچاٹ ہوتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہی ترمیم اوسطرف سے پیش کیجاتی تو اسے ضرور قبول کیا جاتا۔ لیکن اس سے بٹ کر مقدمہ بازی اور تکالیف کو ختم کرنے کے لئے جو ترمیم میں نے دی ہے کم از کم اسے آنریبل منسٹر قبول کر لیں۔

* شری کٹھ رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) - اس امینڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے میں آنریبل موور آف دی بل سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کلارز بمبئی ایکٹ کے سکشن کے مائل ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ گھر خالی کرنے یا کرایہ میں اضافہ کرنے سے متعلق مالک مکان انڈائرکٹ (Indirect) طور پر جو مشکلات پیدا کرتے ہیں ان کی روک تھام کی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ آنریبل منسٹر نے ایک پراویزو (Proviso) رکھا ہے لیکن وہ بے اثر ہے کیونکہ کرایہ دار عدالت میں رجوع ہو تو اسے کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے عدالت میں جانے کے بجائے وہ دوسرا مکان ڈھونڈ لینا ہی مناسب سمجھتا ہے۔ امینٹیز کے کٹ (Cut) ہونے کے بعد اگر سفیشنٹ کا ز ہو، تو وہ منظور ہو جاتا ہے۔ کرایہ دار کو ستانے کے لئے جو ورڈنگ رکھی گئی ہے اس کا جواز نہیں ہے ہمارے متصلہ صوبجات میں بھی ایسا ہی ہے اس لئے اس پورے کلارز کو بدلا گیا ہے۔ اس سے یہ ناسمجھا جائے کہ اور جینل ایکٹ (Original Act) میں ایسی ورڈنگ (Wording) نہیں ہے بلکہ یہ دیکھا جائے کہ مقصد پورا ہوتا ہے یا نہیں اس لئے میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو قبول کریں۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ آنریبل ممبرس کو یہ خیال کیوں ہو رہا ہے کہ جو ترمیم اوسطرف سے پیش کیجاتی ہے اسکو مناسب سمجھا جاتا ہے اور جو ترمیم اوسطرف سے پیش کیجاتی ہے اسکو غیر مناسب سمجھا جاتا ہے۔ دراصل ایسا نہیں ہے بلکہ آپکی طرف سے جو مناسب ترمیمات پیش ہوتی ہیں انکو ہم نے ہمیشہ قبول کیا ہے اگر ترمیمات غیر مناسب ہوں تو ظاہر ہے کہ غیر مناسب ہونے کی وجہ سے انہیں قبول نہیں کیا جاتا۔ آنریبل ممبر کلارز ۱۲ کو تحلیل کر کے ایک دوسرا کلارز اسکی جگہ لانا چاہتے ہیں کلارز ۱۲ میں جو اصول اور نظریہ ہے وہ ان سہولتوں سے متعلق ہے جو کرایہ دار کو معاہدہ کے تحت ملتے تھے۔ اسکو بغیر کسی مناسب وجہ کے جسٹ (Just) اور سفیشنٹ کا ز (Sufficient) کے الفاظ یہاں رکھے گئے ہیں) نہیں کاٹ سکتے۔ لیکن اگر کوئی ایسی صورت درپیش ہو تو فوری چارہ کار کیلئے رنٹ کنٹرولر کے پاس جانے

کا اختیار دیا گیا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آنریبل ممبر اکسپلینیشن ملاحظہ فرماتے تو انہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ اگر اسکی بجلی کٹ گئی ہے تو وہ رنٹ کنٹرولر کے پاس جا کر فوراً حلف نامہ داخل کر کے بجلی جاری کرا لے سکتا ہے۔ وہ جسٹ ہے یا نہیں اسکی تحقیقات بعد میں ہوگی۔ آپکی ترمیم مناسب ہے یا نہیں میں اسکو ثابت کرنے کیلئے ایک مثال دیتا ہوں الیکٹریسی کے شارٹ سرکیوٹ ہوتے ہیں یا کوئی اور وجہ ایسی ہے جس سے ایک میجر خطرہ لاحق ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں گھر جلنے دیں یا اسکا فوری سدباب کیا جائے۔ ایسی صورت میں کنٹرولر کے پاس درخواست دیں اور تحقیقات ہونے تک انتظار کرنا کسی حد تک مناسب ہوگا اسپر آنریبل ممبرس غور فرما سکتے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے قانون سے ہم کوئی فائدہ پہنچا سکیں گے۔ امینٹیز کا تعلق عموماً الیکٹریسی۔ وائر سپلائی آمد و رفت کے دروازوں کو مسدود کرنے یا کھلا رکھنے سے ہوتا ہے اور اسی غرض سے یہ دفعہ بھی رکھی گئی ہے۔ ان چیزوں کے سلسلہ میں کنٹرولر کو اسکا اختیار دیا گیا ہے کہ اکس پارٹی آرڈر (Ex-party order) یعنی یک طرفہ حکم دے جالانکہ عام طور پر قوانین میں یکطرفہ احکام کو انگریج نہیں کہا جاتا لیکن ان خاص وجوہ کی بنا پر اسکا اختیار بھی دیا گیا ہے۔

اب جسٹ کا زکیٹے یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ بہت ویگ ہے۔ اس سلسلہ میں مدراس ہائیکورٹ اور کلکتہ ہائیکورٹ کے اتنے فیصلے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ اسکے بعد اب کوئی ہائیکورٹ کیس لا بنائینگا۔ آنریبل ممبر جو قانون دان ہیں وہ جانتے ہیں کہ ٹھہری انڈین ایپلس کٹے ویلومنس (Voluminous) ہیں۔ اگر معزز ایوان مجھے کوٹ کرنے کی اجازت دے تو میں اس میں سے کوٹ کرونگا لیکن اب مزید کیس لا بنانے کی خاطر لٹیکنٹس (Litigants) کو عام طور پر ڈسپوٹس میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر میں عرض کرونگا کہ آنریبل ممبر اس امینڈمنٹ کیلئے پریس (Press) نہ کریں البتہ جو مناسب ترمیمات ہوتی ہیں انکو قبول کیا جاتا رہا ہے اور آئندہ بھی قبول کئے جائیں گے۔

Mr. Speaker: The question is :

“That for the Clause, substitute :

‘12 (1) No landlord shall, without the previous permission of the Controller cut off or withhold any of the amenities enjoyed by the tenant.

(2) A landlord may, for this purpose, apply for permission to the Controller.

(3) The Controller on receiving the application, in this behalf, shall give notice of the same to the tenant concerned

and after due inquiry he will, if he is satisfied that there is sufficient cause, for allowing the application, grant it or otherwise reject it.

(4) If any of the amenities enjoyed by the tenant are stopped by any persons other than the landlord by reason of the landlord's failure to pay taxes or other charges the tenant may pay them and have the amenities restored and deduct from the rent the amounts paid ”.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“ That Clause 12 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 12 was added to the Bill.

Clauses 13 and 14.

Mr. Speaker : The question is :

“ That Clauses 13 and 14 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 13 and 14 were added to the Bill.

Clause 15.

Shri Annaji Rao Gavane : I beg to move :

“ (a) That in lines 5 to 7 of sub-clause (2), omit :

‘ Provided that the amount so deducted or recoverable in any year shall not exceed one-twelfth of the rent payable by the tenant for that year.

(b) After sub-clause (2), add the following as sub-clause (3):

‘ (3) If the landlord refuses to accept the rent, after deducting the cost of repairs from the rent, the tenant will be authorised to deposit the same in the Controller's office, according to clause 9 of the said Act ”.

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر - اس دفعہ میں یہ 'ہے کہ کرایہ دار اگر اپنی جانب سے کوئی رپیر مکان میں کروائے تو وہ سال کے رنٹ کا ($\frac{1}{12}$) حصہ سے زیادہ نہونا چاہئے - رپیرس (Repairs) کرانا تو مالک مکان کا فرض ہے - جو رپیرس ضروری ہوتی ہیں اگر وہ وقت پر نہ کرائی جائیں تو ممکن ہے کرایہ دار کے خاندان کے لئے زندگیوں کا خطرہ پیدا ہو جائے - اسلئے کرایہ دار اپنی طرف سے رپیر کرانے پر مجبور ہو جاتا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ مکان میں پنکھا لگوانے یا رنگ کروانے کو رپیر میں شامل کیا جا کر وہ پیسے مالک مکان سے دلوائے جائیں اور ایسی رپیر کرنے کا اختیار کرایہ دار کو دیدیا جائے - مگر دیوار یا چھت بوسیدہ ہو جاتا ہے اور گرنے کے قریب ہو جاتا ہے جس سے زندگیاں خطرہ میں پڑ جاتی ہیں ایسی صورت میں رپیر کرنا پڑتا ہے - جب مالک مکان کو توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ نہیں کرواتا - کرایہ دار مجبوراً کروالیتا ہے تو ایسی صورت میں ($\frac{1}{12}$) کی شرط رکھنا مناسب نہیں - جتنا بھی خرچ کرایہ دار نے ایسی رپیرس پر کیا ہو وہ کرایہ میں سے وضع کر کے بقیہ مالک مکان کو دینے کا اختیار ہونا چاہئے - اگر مالک مکان ماہی کرایہ لینے سے انکار کرے تو منی آرڈر کر سکتے ہیں اسکو وصول کرنے سے انکار کرے تو جیسا کہ (۹) کے تحت اختیار دیا گیا ہے - اور یہ کرایہ کرایہ دار رنٹ کنٹرولر کے دفتر میں داخل کر سکتا ہے - کیونکہ مالک مکان تو توجہ دلانے کے باوجود بھی تعمیر نہیں کرتا - وہ کہتا ہے کہ رہنا ہے تو رہو - اور پتھر سپینے کے ختم پر اسکا آدمی ڈنڈا لیکر کرایہ وصول کرنے آجاتا ہے - یہ روزمرہ ہمارے دیکھنے میں آتا ہے - ایسی حالت میں کرایہ دار رپیر کرتا ہے تو جتنا اسکا خرچ ہو اتنا دلانا چاہئے - میں آنریبل موور آف دی ہل سے استدعا کرتا ہوں کہ میرے امینڈمنٹ کو قبول کر لیں -

شری سری ہری - (کنوٹ) میں اس امینڈمنٹ کی مخالفت کرتا ہوں - دفعہ (۱۲) میں خاص طور پر یہ احکام ہیں کہ مالک مکان کرایہ دار کی آسائشوں کو خواہ مخواہ نہیں روکیگا - اور کرایہ دار پر بھی یہ شرط ہے کہ وہ رہائشی مکان کو غیر رہائشی مکان میں تبدیل نہیں کر سکتا تاوقتیکہ وہ کنٹرولر سے اجازت نہ لے - اس شرط کے بعد کرایہ دار مالک مکان کو نوٹس دیتا ہے کہ وہ فلاں فلاں رپیر کرے - اگر وہ کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی رپیرس نہ کرے تو کرایہ دار کو ایک محدود حد تک اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک مہینہ کا کرایہ رپیرس پر خرچ کر لے جو کرایہ میں بحال کر لیا جائیگا - جب دفعہ ۱۲ میں صاف طور پر اسکی صراحت موجود ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ دفعہ ۱۵ میں کسی ترمیم کی ضرورت ہے - یہ جس طرح پیش ہوا ہے ویسے ہی منظور ہونا چاہئے -

شری کٹا رام ریڈی - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے دفعہ ۱۲ پیش کرنے سے بھی آئریبل موور آف دی ہل کا منشا یہ معنوں ہوتا ہے کہ جب کرایہ دار کا معاملہ آتا ہے تو اسکو سہولتیں سوح سوح کر دیں اور مالک مکان کو کافی سہولتیں دیجائیں۔ اسی وجہ سے کرایہ دار کو مجبوری کی صورت میں بھی بہت محدود حد تک مکان کی ترمیم کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں دوسرا امڈمنٹ (۱۲) کی بجائے (۱۳) رکھنے کے لئے پیش کیا گیا تھا جو موو نہیں ہوا۔ اگر مکان کو چونا ڈنونا ہو یا کوئی ترمیم کرنی ہو یا کوئی دیوار بنوانی ہو تو اس کے لئے کافی پیسے لگجائے ہیں۔ لیکن صرف ایک ماہ کے کرایہ کی حد تک اختیار دیا گیا ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ پراویژن جو محدود کرنے کے لئے ہے اومٹ (Omit) کرنا چاہئے۔ اگر یہ خطرہ ظاہر کیا جائے کہ ایسی صورت میں کرایہ دار ہمیشہ سرت ہی کرواتا رہیگا۔ اور کرایہ اس بھانے ادا نہ کریگا تو ایسی صورت میں کنٹرولر مناسب تصفیہ کریں گے۔ میں امڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے آئریبل موور آف دی ہل سے خواہش کروں گا کہ وہ اس پراویژن کو حذف کریں۔

شری گوپال راؤ اکبوتے - مسٹر اسپیکر سر - اگر قانون انتقال جائیداد سے ان شرائط کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ لینڈ لارڈ کے حقوق پر کافی رست رکشن (Restrictions) عائد کئے گئے ہیں۔ اگر کلاز ۱۲ کو ۱۰ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے کہ کرایہ دار کا سوال آتا ہے تو انتہائی تنگ نظری برقی جاتی ہے اور مالک مکان کی صورت میں فراغ دلی سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر ایسا کہا جائے تو میں کہوں گا کہ یہ صرف الزام کی خاطر الزام لگایا جا رہا ہے۔ اور اس الزام میں کوئی بنیاد موجود نہیں ہے۔ کرایہ دار کو اسٹینڈل ریپرس (Essential repairs) کا اختیار دیا گیا ہے۔ وہ بھی ایسی صورت میں کر سکتا ہے جبکہ اس نے مالک مکان کو نوٹس دیا ہو۔ اس نوٹس کی مدت گزر جانے کے بعد باضابطہ حساب کتاب رکھ کر کرایہ دار اسٹینڈل ریپرس کر سکتا ہے۔ اس صرفہ کو وہ مالک مکان سے کلیم (Claim) کر سکتا ہے۔ یا عدالت میں پیش کر کے مالک مکان سے حاصل کر سکتا ہے یہ حق کرایہ دار کے لئے رکھا گیا ہے۔ ان حالات میں میں آئریبل ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ممبر انچارج آف دی ہل پر جو بے بنیاد الزام لگاتے ہیں وہ کہاں تک صحیح ہے۔ کلاز ۱۰ (۱) میں یہ بتایا گیا ہے کہ

Every landlord shall be bound to keep the house in reasonably good repairs.

اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جب وہ اسکی خلاف ورزی کرتا ہے تو ضمن (۲) میں کرایہ دار کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اسٹینڈل ریپرس میں سے مائر ریپرس کرے۔ اس طرح

2026 8th April, 1954.

*L. A. Bill No. XII of 1954, the
Hyderabad Houses (Rent,
Eviction and Lease) Control
Bill, 1954.*

کچھ نہ کچھ ریزنبل رسٹرکشنس (Reasonable restrictions) عائد کرنا ضروری ہے۔ یہاں یہ رکھا گیا ہے کہ کوئی کرایہ دار ایسی تعمیر و ترمیم نہیں کر سکتا جسکی مالیت سال بھر کے کرایہ کے بارہویں حصہ سے زیادہ ہے۔ وہ رپیرس کرتو سکتا ہے لیکن مالک مکان سے اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ یقیناً اسپرومنٹ ہے۔ لیکن جنرلائز (Generalise) کر کے الزام لگایا جاتا ہے۔ میں کہوں گے کہ تقریر ہرائے تقریر یا الزام ہرائے الزام کے سوا کچھ نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور معزز ایوان کی رائے تبدیل کرنے میں اس سے کوئی مدد نہیں ملیگی۔ آنریبل ممبر شری سری ہری نے صحیح فرمایا کہ کلاز (۱۲) میں مالک پر قیود عائد کی گئی ہیں اور اس پر کافی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ اس پر لازم ہے کہ وہ اسینشیل گڈ رپیرس (Essential good repairs) کروائے۔ یہ مالک کو فائدہ پہنچانے والا ہے یا کرایہ دار کو۔ ان حالات میں میں کہوں گا کہ جو ترمیم پیش ہوئی ہے اس کو رد کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

“(a) That in lines 5 to 7 of sub-clause (2), omit :

‘Provided that the amount so deducted or recoverable in any year shall not exceed one-twelfth of the rent payable by the tenant for that year’

(b) That after sub-clause (2), add the following as sub-clause (3) :—

“(3) If the landlord refuses to accept the rent, after deducting the cost of repairs from the rent, the tenant will be authorised to deposit the same in the Controller’s office, according to clause 9 of the said Act.”

The motion was negatived.

Shri Annaji Rao Gavane : Sir, I demand a division.

The House then divided.

Ayes : 44; Noes : 59.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 15 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 15 was added to the Bill.

Clauses 16 and 17.

Mr. Speaker : The question is :

“That clauses 16 and 17 stand part of the Bill ”

The motion was adopted.

Clause 16 and 17 were added to the Bill.

Clause 18.

Shri K. Anantha Reddy : I beg to move :

“That in lines 4 and 5, omit the following :

‘with such modification as the circumstances may require’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - انٹ ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ ۱۸ میں دستاویزات داخل کرنے اور گواہوں کو طلب کرنے کے بارے میں کنٹرولر کو اختیار دیا گیا ہے - اور ضابطہ دیوانی کے تحت جو پروسیجر اس کے تحت کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے - یہاں یہ رکھا گیا ہے کہ

‘with such modification as the circumstances may require’

میں سمجھتا ہوں کہ کنٹرولر کو اس سے وسیع اختیارات مل جائیں گے - اور وہ جیسے مناسب تصور کرے عمل کریگا - اور ضابطہ دیوانی کے رول کو درگزر کرنے کی کوشش کریگا -

تو اس لئے یہ جو الفاظ ہیں

“With such modifications as the circumstances may require ”

ان کو حذف کرنے کے لئے میں نے امینڈمنٹ پیش کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اسکو قبول کرنے میں موور آف دی ہل کو کوئی عذر نہوگا -

شری گوپال راؤ اکبوتے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۱۸ اور ۱۹ ایک دوسرے پر حاوی ہیں - دونوں کی تحقیقات کا طریقہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ مجموعی طور پر ضابطہ دیوانی کے اصول پر مبنی ہے - طلبی دستاویز یا ڈاکیومنٹس (Documents) کے داخل کرنے کے جو قواعد ہیں وہ یہاں متعلق نہیں ہیں - بعض صورتوں میں ماڈیفیکیشن (Modification) کرنا ضروری ہے - ہم نے سمری ٹائپ (Summary type)

کی ایک انکوائری) Enquiry (سہادت کے
قلمبند کرنے کا طریقہ معین کیا ہے۔ ورنہ سہادت طلب کرنے کے احکام کو سورے طور پر
متعلق کرنے پر وہ مجبور ہو جائینگے جس سے مطلب قوت ہو جائیگا۔ اس لئے یہ چیز
اس ڈھانچے میں نہیں بیٹھتی اور نہ میں اسکو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

Shri K. Anantha Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 18 stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 18 was added to the Bill.

Clause 19.

شری محمد عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - دفعہ (۱۹) میں حسب ذیل ترمیم پیش کرتا
ہوں

مسٹر اسپیکر - دونوں کا منشا ایک ہی معلوم ہوتا ہے -
شری عبدالرحمن - لیکن مجھے امید ہے کہ مسٹر صاحب متعلقہ اسکو شاید قبول
کر لیں -

I beg to move :

“That in line 2, omit ‘as nearly as possible’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر سر - ممکن ہے کہ مسٹر صاحب اسکو قبول کر لیں
کیونکہ کنٹرولر سے مراد ایسا شخص ہوگا جس کو کنٹرولر کے اختیارات دئے گئے ہوں -
میں سمجھتا ہوں کہ جوڈیشل آفیسر اس کے لئے موزوں ہو سکے گا جوڈیشل آفیسر ہوتو
عملہ گئی کے ساتھ مقدمات کا تصفیہ کر سکے گا - سرسری تحقیقات کے اختیارات کنٹرولر کو
دئے جائیں گے لیکن جوڈیشل آدمی ہو تو زیادہ احتیاط برتنے کا - سرسری تحقیقات کے
اختیارات ضابطہ دیوانی کے لحاظ سے بعض نظام کو ہی دئے جاتے ہیں - اگر ایسے اختیارات
مال کے عہدہ داروں کے تفویض کئے جائیں تو چونکہ وہ قانون سے دور رہتے ہیں اسلئے
اس کا شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ سرسری تحقیقات کے منشا کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے -
اس لئے احتیاط کا تقاضا یہ ہوگا کہ انکو اسکا پابند کیا جائے کہ ضابطہ دیوانی کے تعلق

سے شہادت قلمبند کرنے میں وہ نورے نورے اصولوں کو ملحوظ رکھیں۔ انصاف میں کسی قسم کا خلل نہ ہونے کی غرض سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ وہ ضابطہ دیوانی کو ملحوظ رکھیں۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس ترمیم کو قبول نہیں کر سکتا اس ترمیم کے تعلق سے میرا استدلال وہی ہے جو دفعہ ۱۸ کے تعلق سے میں پیش کر چکا ہوں اس لئے میں بھر اوس تقریر کو دہرانا نہیں چاہتا۔

Shri Abdul Rehman : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“ That Clause 19 stand part of the Bill ”.

The motion was adopted.

Clause 19 was added to the Bill.

Clause 20.

Shri V. B. Raju : The amendment which was originally given notice of by me was not correct. It should read as follows :

“ In line 3 of sub-clause (2), omit the words beginning with ‘if it is satisfied’ and ending with ‘at the rate fixed by the Controller’. ”

After removing these words, the clause would read as follows :

“ On such appeal being preferred the appellate authority may order stay of further proceedings in the matter pending decision on appeal until the termination of the proceedings before the appellate authority ”.

The purpose of my amendment is that when the appellate authority has heard the case and when the authority gives stay orders, it need not demand any security. It may be very difficult for the tenant to furnish the necessary security. When the authority hears both parties and when it is satisfied that the case is bonafide for admission, security may not be demanded. It is as a sort of relief to the tenant and it is with this view that I have brought in this amendment.

Mr. Speaker : But this amendment is altogether different from the original amendment tabled by the hon. Member.

The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao) : Besides that, Sir, I think my hon. friend does not know that in the Civil Procedure Code there is a section which says that if a stay order is to be given by an appellate Court, sufficient security has to be taken from the appellant. It would not be correct to introduce a different sort of provision in the Rent Control Bill. It would not be acceptable to the Civil Courts, I think the hon. Member should not move it.

Mr. Speaker : The amendment is different in nature also.

Shri V. B. Raju : I do not wish to move the amendment.

Shri K. Anan'h Reddy : I have got an amendment to this clause. I beg to move :

“ That in line 3 of sub-clause (1) for ‘15’ substitute ‘30’

Mr. Speaker : Amendment moved

شری کے۔ انت ریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر۔ مرافعہ کی مدت کے بارے میں ۱۵ یوم
کی میعاد رکھی گئی ہے اوس کی بجائے میں نے ۳۰ یوم رکھنے کے لئے امینڈمنٹ پیش
کیا ہے۔ ضابطہ دیوانی کے لحاظ سے جب ڈسٹرکٹ جج کے پاس مرافعہ پیش کرنا ہو تو
اس کے لئے ۳۰ یوم کی مدت رکھی گئی ہے۔ اس لحاظ سے میں نے یہاں بھی تیس یوم
رکھے ہیں۔ اس کی وجہ سے ایک تو یونیفارمیٹی (Uniformity) رہیگی
اور دوسرے سہولت بھی ہوگی۔ کیونکہ کنٹرولر جو ہوگا وہ ریونیو آفیسر ہوگا اور
ظاہر ہے کہ کنٹرولر تعلقہ میں بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ان صورتوں میں جو مرافعہ
ہوگا وہ ڈسٹرکٹ جج کے پاس ہوگا اور ضلع کے مستقر کو جانا پڑیگا۔ اس لحاظ سے میں
سمجھتا ہوں کہ تیس یوم کا جو امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے وہ واجبی ہے اور مجھے
امید ہے کہ منسٹر صاحب متعلقہ اسکو قبول فرمائیں گے۔

شری گوپال راؤ آکیوئے۔ میں اس ترمیم کو مناسب سمجھتا ہوں اس لئے قبول
کرتا ہوں۔ یہ صرف لائن (۳) میں بلکہ لائن (۵) میں بھی (Consequently)
۱۰ کے بجائے (۳۰) کا فیکر آئیگا۔

Mr. Speaker: The question is :

“That Clause 20 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 20 as amended was added to the Bill.

Clause 21.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 21 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 21 was added to the Bill

Clause 2 .

Shri Annaji Rao Gavane : “That in lines 2 to 4 for : whether they were parties to the proceedings, not, provided that such order was not obtained by fraud or collusion, substituted : provided they are not parties to the proceedings.”

Mr. Speaker : Motion moved.

* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر سر - یہ قانون کا مسمہ اصول ہے اور اس بارے میں کئی مضامین موجود ہیں کہ کسی ڈگری کا اثر صرف ان ہی اشخاص پر ہوتا ہے جو اس مقدمہ کے فریق ہوں - یہ قانون کا طے شدہ پرنسپل (Principle) ہے - اس کے برخلاف آنریبل منسٹر اس میں ایسی چیزیں شامل کرنا چاہتے ہیں کہ ایوکشن (Eviction) کے لئے اگر کسی سب ٹیننٹ (Sub-tenant) کو فریق نہ بنایا جائے تب بھی تصفیہ کا اثر سب ٹیننٹ پر پڑے گا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک سب ٹیننٹ کو فریق نہ بنایا جائے تصفیہ کا اثر اس پر نہیں پڑ سکتا۔ میرا یہ بہت ہی معمولی امینڈمنٹ ہے جو قانون کے بنیادی پرنسپل پر مبنی ہے اس لئے میں کہوں گا کہ آنریبل منسٹر اسکو قبول کرنا چاہیں تو قبول کریں -

شری گوپال راؤ اکبوتے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قانون کے اصول کے خلاف یہ امینڈمنٹ ہے - آنریبل ممبر اگر دفعہ ۶ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ سب ٹیننٹ پر بھی اسکی ذمہ داری کا عاید ہونا ضروری ہے - کیونکہ سب ٹیننٹ ٹیننٹ کے ذریعہ قبضہ و تصرف کا اختیار حاصل کرتا ہے اور اس سے استفادہ کرتا ہے۔ اسی لئے جو ذمہ داری ٹیننٹ پر عائد ہوتی ہے وہی ذمہ داری سب ٹیننٹ پر بھی مساوی طور پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ قانون کے اصول کے خلاف نہیں ہے بلکہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ قانون کے اصول کے منافی ہوگی - اس لئے میں اس ترمیم کو قبول نہ کرتے ہوئے مجبور ہوں -

Mr. Speaker : The question is :

“That in lines 2 to 4, for : ‘whether they were parties to the proceedings or not, provided that such order was not obtained

by fraud or collusion,' substitute: 'provided they are made parties to the proceedings.'

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clause 22 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 22 was added to the Bill.

Clauses 23, 24 & 25.

Mr. Speaker: The question is:

"That Clauses 23 to 25 stand part of the Bill."

The motion was adopted

Clauses 23 to 25 were added to the Bill.

شری عبدالرحمن - اسوقت پانچ بج چکے ہیں اور ابھی کام باقی ہے اس لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ دیا جائے تو مناسب ہے -

مسٹر اسپیکر - اب صرف دو کلازس ہیں ساڑھے پانچ بجے تک بیٹھیں تو وہ ختم ہو جاتے ہیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - اتنے وقت میں ختم ہونا ممکن نہیں ہے۔ وقفہ دیا جائے تو مناسب ہے۔

مسٹر اسپیکر - ساڑھے پانچ بجے تک وقفہ رہے گا -

Shri Annajirao Gavane: It will not alter things.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Mr. Speaker: Now we shall take up Clause 26.

Clause 26.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“ That in para (b) of sub-clause (1), omit items (v) and (vi). ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Abdur Rahman : I beg to move :

“ Omit para (b) of sub-clause (1). ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

“ Omit para (c) of sub-clause (1). ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri. K. Ananth Ram Rao (Devarkonda) : I beg to move :

“ That in para (b) of sub-clause (1) omit items (iii) to (vi) ”

Mr. Speaker : Amendment moved :

Shri L. N. Reddy (Wardhannapet) : I beg to move :

“ Omit item (i) of sub-clause (2). ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Wamanrao Deshmukh (Mominabad-General) : I beg to move :

“ That in line 1 of para (c) of sub-clause (1), omit ‘ person whom or ’. ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۲۶) میں میں جو امینڈمنٹ پیش کیا ہوں وہ یہ ہے کہ کلاز (۲۶) میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ رنٹ کنٹرول بل پاس ہونے کے بعد بعض چیزوں پر وہ لاگو نہیں ہوگا - میری ترمیم یہ ہے کہ دفعہ (۲۶) میں جو آئٹمز (Items) بتائے گئے ہیں اوس کے منجملہ آئٹم نمبر (۵) جو سالار جنگ اسٹیٹ سے متعلق ہے اور آئٹم نمبر (۶) جو کورٹ آف وارڈز سے متعلق ہے ان دونوں کو نکال دیا جائے - اس کے علاوہ کلاز (۳۱) میں بھی میں نے امینڈمنٹ پیش کی ہے - ہاؤز کے دیگر معزز ممبران بھی لائے ہیں - ان دونوں کے بارے میں جو تقاریر اب تک ہوئیں ان میں میں ایک چیز پاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو بھی قانون لایا جاتا ہے اوس کی زد

میں سب ہی کو آنا چاہئے۔ خواہ وہ گورنمنٹ بلڈنگس ہوں یا کسی پرائیویٹ پرس (Private person) کی برابری ہو۔ اس کے متعلق حقوق - ذمہ داریاں اور قانون سے استفادہ حاصل کرنے کی سہولتیں سب کے لئے ایک ہی ہونی چاہئے۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں آئٹم نمبر (۵) اور (۶) کیوں رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پیارا (سی) کے تحت بھی بعض انحصار یا اداروں کے مکانات کو گورنمنٹ کے احکام کی بناء پر رنٹ کنٹرول بل سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ میں اس میں کوئی جواز نہیں بات کیوں کہ ٹیننٹ خواہ کسی پرائیویٹ مکان کا ہو - سی - آئی - بی - کا ہو گورنمنٹ بلڈنگ کا ہو - یا سالار جنگ اسٹیٹ کا ہو سب کو برابر حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ یہی انصاف کا تقاضا ہے۔ ایک مکان کے ٹیننٹ کو کچھ اور حقوق اور دوسرے مکان کے ٹیننٹ کو کچھ اور حقوق یہ بالکل بے معنی چیز ہے پرنسپل آف ایکوٹی (Principle of equity) کے خلاف بھی ہے۔ حکومت چاہے تو اپنی پراپرٹیز کے متعلق ان دی لارجسٹ انٹریسٹ آف دی پیپل (In the largest interest of the people) ان ذمہ داریوں کو کچھ حد تک کم کر سکتی ہے۔ اگر چند افراد کے حقوق کو ختم کر کے عوام کی زیادہ تعداد کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے تو اون کے فائدہ کی خاطر حکومت ایسا اقدام کر سکتی ہے۔ یعنی

At the cost of few, if the Govt. is going to give facilities to all or many, that can be tolerated.

اس پرنسپل کے تحت اگر دو چار افراد کے حقوق زائل کر کے عوام کی ایک بڑی تعداد کو با ٹیننٹ کی زیادہ تعداد کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہو تو قانون میں مستثنیات رکھے جاسکتے ہیں۔ اور قانون کا یہ نظریہ بھی ہے۔ لیکن سی - آئی - بی کے مکانات یا سالار جنگ اسٹیٹ کے مکانات یا کسی پرائیویٹ پرس کے بارے میں حکومت کی یہ دلچسپی غیر ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اون کو اس قانون سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ آج کے ڈیموکریٹک زمانے میں جب کہ یہاں ایک الکٹیڈ لیجسلیچر بیٹھا ہوا ہے اور رولنگ پارٹی کا ہر اے ڈھنگ سے سوچنا اور اون کو مراعات دینا جیسا کہ پہلے زمانے میں دئے جاتے تھے میں نہیں سمجھتا کہ پہلے جس طرح قوانین اندھیری کوٹھری میں پڑے رہتے تھے اور آج کے لیجسلیچر میں کوئی فرق ہو سکتا ہے۔ کسی پرائیویٹ پرس - یا کسی نواب یا بڑے لوگوں کے متعلق رولنگ پارٹی کی اتنی دلچسپی ٹھیک نہیں۔ قانون کے تحت جو حقوق اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ سب ہر یکساں ہونا چاہئے اس لئے میں آنریبل موور سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ میئر نے آئٹمز (۵) اور (۶) نکالنے کے متعلق جو تربیم بیش کی ہے اس کو مان لیا جائے تو ٹھیک ہوگا۔ میری استدانت آخر میں آنا چاہئے تھا لیکن وہ پہلے آچکی ہے اس لئے کم از کم آنریبل موور اس کو مان لیں تو ٹھیک ہوگا۔ ایسی آشا کرتے ہوئے آخر میں یہ کہوں گا کہ قانون کے تحت حقوق میں یکسانیت ہونا

چاہئے۔ حکومت کو* یکطرفہ طور پر کسی کے متعلق خاص دلچسپی یا انٹرسٹ نہیں لینا چاہئے۔ یہ آج کی ڈیموکریسی کا تقاضہ ہے۔

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۲۶) میں جن اداروں کو اس قانون کے اثر سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے میری ترمیم سی - آئی - ی کے مکانات - سلاز جنگ اسٹیٹ کے مکانات اور کورٹ آف وارڈس کے مکانات کے متعلق ہے کہ وہ اس قانون کے اثر سے مستثنیٰ ہونا چاہئے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ دستور کے دفعہ ۱۴ کے لحاظ سے ایک ہی سہر کے کرایہ داروں کے حقوق سے متعلق امتیاز نہیں کر سکتے۔ اس میں جو مستثنیٰ رکھا گیا ہے اوس کا نہ تو کوئی اخلاقی اور نہ قانونی جواز ہے۔ اگر ہم امتیازی سلوک کریں اور ایک دوسرے میں فرق کریں تو یہ قانون کی خلاف ورزی ہوگی۔ اس لئے یہ امتیاز باقی نہیں رہنا چاہئے۔ میں نے بل کی فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر دریافت کیا تھا کہ کیا سٹی اپرومنٹ بورڈ کا کوئی وجود بھی ہے۔ بورڈ کے نام سے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک جمہوری جماعت وہاں بیٹھی ہوئی ہے اور اوس بورڈ کے جو فیصلے ہوتے ہیں وہ عوام کی ضرورتوں اور منشاء اور مطالبات کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ اس لئے چند اشخاص کی رائے کو جو اوس بورڈ میں ہوتے ہیں ایک کنٹرولر کی رائے کے تابع کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے سٹی اپرومنٹ بورڈ کا فقط نام ہی نام ہے۔ دراصل وہاں کوئی بورڈ نہیں ہے۔ صرف بورڈ کے نام سے گمراہی اور غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ بورڈ کے ایک کارندے کی حیثیت سے ناظم صاحب دستور العمل کے قواعد کے تحت جو اختیارات اُن کو حاصل ہیں وہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ قواعد آجکل کے سال دو سال کے بلکہ تقریباً ۳۰ سال پہلے کے ہیں۔ ۳۰ سال پہلے سوچنے کا کیا ڈھنگ ہوتا تھا۔ حقوق کے تحفظ کا کیا ڈھنگ ہوتا تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ اُن ہی قدیم نظریات کے تحت وہ قواعد مرتب ہوئے تھے۔ اور اُن قواعد کے تابع ناظم صاحب اختیارات استعمال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آرائش کے مکانات کے تعلق سے عام شہریوں میں کافی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں اُن ہی قواعد کے تحت وقتاً فوقتاً احکامات صادر ہوا کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ آرائش کے ناظم صاحب آسانی کے ساتھ کسی شخص کو کسی مکان سے چاہے وہ ۲۰ سال سے ہی قابض کیوں نہ ہو بے دخل کر سکتے ہیں۔ قابض کو ایک نوٹس پر بے دخل کیا جاسکتا ہے۔ اوس کے لئے کوئی چارہ کار قانونی نہیں ہے۔ ہائی کورٹ میں البتہ رٹ (Writ) کی درخواست پیش کی جاسکتی ہے۔ لیکن ہائی کورٹ کہتا ہے کہ قواعد کے لحاظ سے ناظم صاحب کو جو اختیارات ہیں اُن میں مداخلت نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے بغیر کوئی معقول وجہ بتائے ناظم صاحب کسی کو تنظیہ کی نوٹس دے سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ ایک شخص جو اٹھارہ سال سے قابض تھا اوس کو بے دخل کر کے ایک کانگریسی ایم۔ ایل۔ اے کو جو اس وقت ڈپٹی منسٹر بھی ہیں وہ مکان دیا گیا۔ ایک اور کانگریسی ایم۔ ایل۔ اے

کو غالباً نو سالہ قابض کو بے دخل کر کے مکان دیا گیا۔ دو سال کے عرصہ میں اس طرح سات آٹھ مکانات خالی کرائے گئے اور اب بھی خالی کرائے جا رہے ہیں۔ اگر سی۔ آئی۔ بی کے لئے اسی اسمبلی یا سابقہ دستور ساز مجلس کا کوئی قانون ہوتا تو ناظم کی ایسی جرات نہ ہو سکتی تھی۔ چونکہ سی امپرومنٹ بورڈ کا نام دیا گیا ہے اس لئے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی بورڈ وہاں ہے دراصل ہم سب غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ نگارہ اخبار میں ایک واقعہ آیا ہے کہ کوئی ایک بہت بڑے صاحب ہیں۔ وہ پہلے چیف منسٹر صاحب کے پرائیویٹ سکرٹری تھے جو اب تعلیمات میں منتقل ہوئے ہیں ان کی طرف بارہ سو روپیہ کرایہ باقی ہے لیکن ناظم آرائش اس جانب توجہ نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ وہاں کوئی مستقل قانون نہیں ہے۔ اگر اس کو رنٹ کنٹرولر کے تابع کیا جاتا تو ناظم کی یہ ہمت نہ ہوتی کہ اس طرح بقایا سرکاری کو پس پشت ڈالے۔ اسی طرح اختیارات میں ڈپٹی منسٹرس کے ان مکانات کے لئے بھی توجہ دلائی گئی۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کے لئے انیس سالہ قابض کو بے دخل کیا گیا تھا۔ ایک تخلیہ مکان کے سلسلہ میں ایسا واقعہ بھی ہوا جس میں ایک جعلی و فرضی کارروائی بنا کر عہدہ داروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی۔ آرائش بلدہ کے لوگوں کی بعض غیر اصولی وغیر قانونی کارروائیوں کو دور کرنے میں سابقہ منسٹر صاحب بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ اور نہایت ہمدردی سے شکایات کو سنتے تھے۔ اس تخلیہ کی جعلی کارروائی میں آرائش کے لوگوں نے خود مجھے لپیٹنے کی کوشش کی تھی لیکن متعلقہ منسٹر صاحب نے کہا کہ وہ خود مدعی کی حیثیت رکھتے ہیں ان پر یہ جعل سازی کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ مختصر یہ کہ اس قسم کے غیر قانونی کام وہاں ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ آرائش کی جانب سے حال حال میں اضافہ کرایہ کے لئے نوٹس دئے گئے۔ کرائے داروں نے اس سلسلہ میں کئی احتجاجی جلسے کئے اور جلوس نکالے اور نان گزیٹیڈ ملازمین نے اس سلسلہ میں ایک جلسہ کیا۔ مطالبہ کیا کہ اضافہ کرایہ کے احکام واپس لئے جائیں اور ہماری طرف سے اسمبلی میں بھی تحریک التوا پیش ہوئی۔ منسٹر صاحب سے اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے نا امید نہیں ہوں کیوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جمہور کی خواہشات کا لحاظ کریں گے۔ یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ منسٹر صاحب جس حلقہ کے ہیں وہاں بھی آرائش کے مکانات واقع ہیں۔ ان کرایہ داروں پر تین تین سو روپے سالانہ کرایہ کی زیادتی ہو رہی ہے اس لحاظ سے منسٹر صاحب کو اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کے لئے بھی جو اس اضافہ کرایہ سے متاثر ہو رہے ہیں سوچنا پڑیگا۔ موجودہ منسٹر صاحب وزارت میں آنے سے پہلے ہی ایسے احکامات جاری ہوئے تھے اس لئے غالباً مجبوراً انہوں نے تعمیل کا حکم دیا ہو۔ لیکن اصولاً سی۔ آئی۔ بی۔ کے مکانات کو بھی رنٹ کنٹرولر کے تابع ہونا چاہئے تاکہ جو حقوق عام کرایہ داروں کو حاصل ہوں گے وہی آرائش بلدہ کے کرایہ داروں کو بھی مل سکیں گے یہ

مسودہ قانون ترتیب دیتے وقت (مجھے تعجب ہے کہ) جاگیرداروں کا تو درد پیدا ہو گیا یہ اصول ایکویٹی۔ دستور اور قانون کے لحاظ سے صحیح نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں متعلقہ منسٹر صاحب سے استدعا کروں گا کہ سالار جنگ اور کورٹ آف وارڈز کی جائیدادوں پر بھی اس قانون کا اطلاق کیا جائے تاکہ وہاں کے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ آرائش بلڈہ کے مکانات جو ۳۰ سال پہلے کے رولس کے تحت ہیں اس سے کرایہ داروں کا فائدہ نہیں ہو سکتا اس لئے اس مختصر سی تقریر کے بعد میں منسٹر صاحب سے نہایت ہی ہمدردانہ غور کرنے اور ان مکانات کو رنٹ کنٹرولر کے تحت دیکر انہی جمہوریستی کی ثبوت دینے کی اپیل کرتا ہوں۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ - فرسٹ ریڈنگ کی نوٹ بر میں نے اپنے عام خیالات ایوان کے سامنے رکھے تھے۔ لیکن اتفاق سے اس روز موور آف دی بل کی تقریر میں سن نہ سکا۔ دفعہ ۲۶ کے وسیع میدان کو انہوں نے کس طرح جائز قرار دیا میں نہ جان سکا اسلئے آج دوبارہ میں دفعہ ۲۶ سے متعلق انکی زبانی سننا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ کی ضمنی دفعات سے متعلق ہم بھی متفق ہوں لیکن آج کے حالات اور دستوراً بہت سی چیزیں اس میں ناجائز معلوم ہوتی ہیں۔ انہوں نے کس براؤنس - کس اصول یا کس قانون کی تقلید کرتے ہوئے یہ دفعہ رکھا ہے مجھے اسکا علم نہیں۔ ضمن (ج) اتنا مذہذب کیوں رکھا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بندگانعالی یا انکے انسٹیٹیوشن سے جو ہمدردی ہے یہ اس کی دلیل ہے کہ قانون میں اگر مہنتن (Exemption) () دینے کے اصول کو مان لیا گیا ہے۔ اب اس قانون کے تحت بھی آپ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں اگر مہنتن دیا جائے۔ جو شبہات میں نے پہلے ظاہر کئے تھے انکو دہراتے ہوئے یہ کہوں گا کہ یہ کوئی ایسا قانون نہیں ہے جس سے ہم ٹیننٹس کو مالک مکان بنا رہے ہیں۔ اسکے ایمس اینڈ آبجیکٹس (Aims and Objects) میں یہ کہا گیا ہے کہ

To make provision for the better control of the rent of houses and to prevent unreasonable eviction of tenants therefrom and to regulate the leasing of houses, etc.

انکے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے یہ قانون لایا گیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اگر مہنتن کی دفعہ اس میں کس حد تک واجبی اور صحیح ہو سکتی ہے۔ اس لحاظ سے دفعہ ۲۶ ضمن (الف) میں چند آنریبل ممبرس نے ترمیمات پیش کی ہیں۔ اس دفعہ کی حد تک میری یہ ترمیم ہے کہ سی (۱) کو پورے طور پر ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے کیونکہ اسکو مذہذب طریقہ سے رکھکر ایسے لوگوں کا تحفظ کر رہے ہیں جنہیں آج یہ ہاؤز برداشت کرنا نہیں چاہتا۔ اسلئے میں زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے آنریبل موور آف دی بل سے یہ خواہش کروں گا کہ وہ دستور کی روشنی میں اسکی وضاحت کریں۔

شری کے - انت رام راؤ - میری ترمیم دفعہ ۲۶ سے تعلق رکھتی ہے جس پر آنریبل ممبر نے اس سے قبل نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے - میں ان مباحث کو مکرر دہرانا نہیں چاہتا - اس قانون کے تحت کرایہ داروں کو جہاں چند خاص حقوق دے جا رہے ہیں وہیں کچھ پابندیاں بھی ان پر رکھی گئی ہیں اور اس دفعہ کے تحت کرایہ داروں سے ایک امتیازی سلوک کرنا چاہتے ہیں - جب عام کرایہ داروں کے لئے سہولتیں دیا جا رہی ہیں تو پھر سالار جنگ اسٹیٹ اور کورٹ آف وارڈز کے کرایہ داروں کے لئے یہ سہولت کیوں نہیں دیجاتی گورنمنٹ اور لوکل اتھارٹیز کی جانب سے اگر کرایہ داروں کو مکانات دئے جاتے تو ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے - گورنمنٹ کی ضروریات کے پیش نظر اس طرح دیا جاسکتا ہے لیکن سالار جنگ اور سٹی اسپروینٹ بورڈ کے لوگوں سے متعلق ہم وضاحت چاہتے ہیں جسکو ابھی میرے آنریبل دوست نے نہایت وضاحت سے ایوان کے سامنے رکھا ہے - براہ کرم آنریبل منسٹر اسکی وضاحت فرمائیں -

شری ایل - این - ریڈی - میں نے جو جو امینڈمنٹ پیش کیا ہے وہ دفعہ ۲۶ ضمن (۲) کے پہلے حصہ کو حذف کرنے کے لئے ہے - یوں تو میں عام طور پر سے دفعہ ۲۶ کے بہت سے اجزاء سے اختلاف کرتا ہوں لیکن اس پر اعتراض کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں سالار جنگ اسٹیٹ - کورٹ آف وارڈز اور سٹی اسپروینٹ بورڈ وغیرہ کے جو مکانات ہیں ان پر یہ قانون لاگو نہیں کیا جا رہا ہے - میں جنرل ڈسکشن کے وقت یہ بتلایا تھا کہ جہاں حکومت افراد کی جانب سے وارڈ کے طور پر انکی نمائندگی کرتی ہے وہاں کوئی وجہ نہیں ہے کہ انکی آراضیات یا مکانات میں جو اشخاص رہتے ہیں انہیں خانگی لوگوں کے مکانات میں جو کرایہ دار رہتے ہیں انکے مقابلہ میں حقوق نہ دئے جائیں - اسکی تمثیل میں نے یہ دی تھی کہ ایک گاؤں میں (Refugees) کو ٹیننسی سرٹیفیکیٹ اشپو (Issue) کئے گئے تھے لیکن بعد میں اس وجہ سے وہ منسوخ کئے گئے کہ وہ ایواکیوہراپٹی (Evacuee property) ہو گئی - ان لوگوں کو جو سالہا سال سے وہاں قابض تھے یہ دخل کر کے کوآپریشن سوسائٹی کے حوالہ کر دیا گیا ہے - اس طریقہ سے جہاں گورنمنٹ کے انتظام کا تعلق آتا ہے خواہ وہ پرائیویٹ اشخاص کی جائیداد ہی کیوں نہ ہو کرایہ داروں یا قابضوں کے حقوق

پر کافی اثر ہے ڈالا جاتا ہے۔ اس تجربہ کے لحاظ سے جب میں اس دفعہ کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ شبہ پیدا ہو رہا ہے کہ سالار جنگ یا کورٹ آف وارڈز کے تحت جو جائیدادیں ہیں انکے تعلق سے یہ قانون مراعات عطا نہیں کر رہا ہے جس سے وہاں کے لوگوں کے حق میں سخت نا انصافی ہو رہی ہے۔ اس سے یہ اعتراض ہوگا کہ چونکہ گورنمنٹ کے قبضہ میں یہ جائیداد ہے اسلئے وہ من مانے کر سکتے ہیں۔ سٹی امپروومنٹ بورڈ کے جو مکانات ہیں انکی نسبت اس سے پہلے ایک معزز رکن نے تفصیل سے کہا ہے۔ میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹی امپروومنٹ بورڈ کے کرایہ داروں کو یہی رنت کنٹرول کے حوالہ کیا جائے تو انکا کرایہ بھی بہت جلد وصول ہو سکے گا کیونکہ اس قانون میں یہ ہے کہ اگر کرایہ نہ دیں تو کرایہ داروں کو بیدخل کیا جائیگا۔ اسلئے وصولی کرایہ کے سلسلہ میں جو طویل کارروائیاں سٹی امپروومنٹ بورڈ کو کرنی پڑتی ہیں اس سے چھٹکارا ملے گا اسلئے اگر کمیشن نہ دیا جائے تو بہت ہی مناسب ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اسکے متعلق غور کریں گے۔

اسکے کے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ گورنمنٹ نے بعض اداروں یا مکانات کو مستثنیٰ کیا ہے۔ یہاں تین ایٹس دئے گئے ہیں مجھے ایٹم ۲ اور ۳ برکوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایٹم (۱) یہ ہے کہ

‘for any public purpose of a charitable nature.’

میں نے اسکو حذف کرنے کے لئے امینڈمنٹ پیش کیا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا تلخ تجربہ رہا ہے کہ پبلک پریپرز (Public purposes) یا چارٹیبل پریپرز (Charitable purposes) کے نام پر جو جائیدادیں گورنمنٹ کے قبضہ میں ہوتی ہیں جن پر کئی زمانے سے لوگ قابض ہوتے ہیں ان قابضین قدیم کو آنا فانا بیدخل کیا جاتا ہے۔ اوقاف کے تعلق سے ایسی کئی مثالیں ہیں۔ دیول کی جائیداد پر پشت در پشت سے لوگ قابض رہتے ہیں انہیں بیدخل کر کے ہراج کروایا جاتا ہے۔ اسطرح عام طور پر اس قبضہ کی وجہ سے جو حقوق ملنے چاہئیں وہ نہیں ملتے۔ جسکی وجہ سے انکا نقصان ہوتا ہے۔ اور پھر ایسے چارٹیبل پریپرز کے لئے کئی مکانات تعمیر کئے جاتے ہیں انکے کرایہ داروں کو حقوق نہیں ملتے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں مستثنیٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے میں نے یہ امینڈمنٹ پیش کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب اسکو قبول کریں گے۔

شری. وامنراو چکواہن:—अध्यक्ष महाराज, कलम नं. २६ ला भी दुख्खी सूचना आणली आहे.

श्री. हलभाजी चौडीबा पाटील (बाष्टी):—मिस्टर स्पीकर सर ऑनरेबल मॅबर “देशमुख” हे, और आज तक देशमुख ही कहलाते आये हैं। लेकिन जैसा कि बड़े बड़े सरयाये-

दार अवे को गरीब बतलाने लगे है, अुसके मुआफिक अब अुन्होंने अपना नाम “चव्हाण” पेग किया है। असिलिये में अर्ज करता हूं कि अगर वे अपना नाम देशमुख ही रखें तो अच्छा होगा।

مسٹر اسپیکر - آنریبل ممبر اپنی تقریر جاری رکھیں۔

श्री. वामनराव चव्हाण :—मी जाताने मराठा आहे, आणि माझे आडनांव “चव्हाण” आहे. देशमुख हे बतनाचे नांव आहे. देशमुखी रसूम आता बंद झाला आहे. म्हणून ज्या अर्थी आमचे बतन गेले त्या अर्थी त्याचे, नावहि टाकून देणे योग्य आहे.

कलम २६ ला मी दुरुस्ती सूचना आणल्या आहेत. कलम २६ मध्ये अशी तरतूद आहे की या कलमाच्या अमलापासून सरकारला कांही लोकांना वगळता येते. या करिता सरकारला अशा जिसमास आणि संस्थाना निर्देशित करावे लागते की ह्या जिसमांना आणि संस्थाना हा कायदा लागू होणार नाही. तसेच सालारजंग साहेबांच्या अिस्टेटी बद्दलहि माननीय मंत्र्यांनी फारच आपुलकी दाखविली आहे. ती कां दाखविली हें कळत नाही. या सालारजंग साहेबांच्या या हँदरावादमध्ये मोठमोठ्या जिमारती आहेत. निज्ञामानंतर त्यांचाच नंबर लागतो. अशा मोठ्या लोकांना या कायद्याला अपवाद म्हणून कां ठेवावे हेच मला कळत नाही. सरकारने टेनन्स बिलामध्येदेखील असेच केले आहे. मोठमोठ्या जमीनदारांना तर त्या कायद्याच्या बंधनापासून मोकळे केले, आणि गरीब व लहान जमीन मालकांना मात्र तो कायदा कडक रितीने लागू केला. माझ्या पूर्वीच्या सभासदाने सांगितले की हा कायदा सालारजंग साहेबांच्याहि अिस्टेटीला लागू करा. माननीय मंत्र्यांना माझीहि तोच विनंती आहे.

कोर्ट ऑफ वार्ड्सच्या अिस्टेटी बद्दल सुद्धां असेच आहे. ज्याच्या अिस्टेटीचे अल्प दरसाला २०,००० हजार रुपयांच्या वर असते अशा लोकांच्या अिस्टेटी कोर्ट ऑफ वार्ड वार्ड्सकडे जातात. अशा मोठमोठ्या लोकांना हा कायदा कां लागू करित नाहीत ? त्यांनाहि हा कायदा लागू व्हावयाला पाहिजे.

यानंतर कोणत्याही जिसमाचे नांव जे सरकार निर्देशित करील तो जिसमही या कायद्याच्या अमलबजावणी पासून अलिप्त राहील. अुदाहरणार्थ मोमिनाबादला योगेश्वरी विद्यालय आहे. त्याचे संस्थापक स्वामी रामानंद तीर्थ आहेत. अशा संस्थाच्या जिमारतींना हा कायदा लागू न केला तर आमचे कांहीं म्हणणे नाही. अुदाहरणार्थ को-ऑपरेटिव्ह बेसिसवर चर चाळी बांधून किरायांने दिल्या तर हरकत नाही. परंतु कोणताही जिसम या शब्दाची कांहींच व्याख्या केली नाही. माननीय मंत्र्यांनी याचे स्पष्टीकरण करावे. नाहीतर माननीय मंत्र्यांनी काची-गुडघाला जो मोठा बंगला बांधला आहे तो, आणि चीफ मिनिस्टर साहेबांनी बांधू घातलेल्या बंगल्यांना या कायद्याच्या अमलबजावणीला अपवाद म्हणून जाहीर करण्यांत येतील की काय अशी मनांत शंका येते म्हणून कोणतेही जिसम हा शब्द गाळून टाकण्यांत, यावा अशी मी विनंती करतो.

شری گوپال راؤ اکبوتے - مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۲۶ کے سلسلے میں (۶) امینڈمنٹس آئے ہیں - فٹ ریڈنگ کے وقت بھی بعض آنریبل ممبرس نے اس پر سندت کے ساتھ تقریریں کی نہیں - ان تنقیدوں کے پیش نظر میں نے کلاز ۲۶ کو خاص طور پر اگزامن (Examine) کیا دوسرے اسٹپس میں اس کے مائل جو دفعات ہیں انہیں بھی دیکھا - اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس دفعہ پر جو کریٹیسزم (Criticism) کیا جا رہا ہے وہ کسی حد تک واجبی یا نا واجبی ہے - اس سلسلے میں میں نے سابقہ مواد اور وہ منڈیں بھی دیکھیں جنکی بناؤ پر مختلف ڈپارٹمنٹس اور انسٹی نیوشنس کو اگزامن ملا تھا - میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس کو کس طرح جسٹیفائی (Justify) کیا جا سکتا ہے اور میں خود اس سے کس حد تک مطمئن ہو سکتا ہوں - چنانچہ میں جس حد تک اس بارے میں مطمئن ہو چکا ہوں ظاہر ہے کہ اس پر میرے لئے کسی ترمیم کو قبول کرنے کی گنجائش نہیں البتہ میں جہاں مطمئن نہ ہو سکا وہاں ضرور واجبی امینڈمنٹس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں -

زیادہ تر تنقید دو امور کے تعلق سے کی گئی - سی - آئی - بی کے تعلق سے اعتراض کیا گیا - اور نظام صاحب کے مکانات کے بارے میں بھی کہا گیا - فٹ ریڈنگ کے موقع پر بھی اس سلسلے میں خیالات ظاہر کئے گئے - سب سے زیادہ اصرار سالار جنگ اسٹیٹ پر رہا - حالیہ جوہان صاحب اور پہلے کے دیشمکھ صاحب نے کہا کہ اسکو اور جو جنرل پاور لیا گیا ہے اسکو نکال دیا جائے - جہاں تک سی - آئی - بی کا تعلق ہے مجھے افسوس ہے کہ میں آنریبل ممبرس کے اعتراضات کے متفق نہیں ہو سکتا - آنریبل ممبر شری اختر حسین نے فرمایا کہ اگر سٹی اپرومنٹ بورڈ کو بھی اس قانون کی زد میں لایا جائے تو اس سے ہزاروں ٹینٹس کا فائدہ ہوگا - میں نے اس پر ڈیٹاچڈ ویو (Detached view) سے کافی غور کیا - آنریبل ممبرس بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ سٹی اپرومنٹ بورڈ کے اے - بی - سی اور ڈی کلاس ہاؤس کے کرایے ۱۹۴۴ء سے ایک سال پہلے کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے جو پرسٹیج رکھا گیا ہے، اس کے لحاظ سے بہت کم ہے - مجھے تعجب ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے کہ سوالات اور جوابات میں اور اسپیشز میں جو بحث کے دوران میں ہوئیں پورا مواد ہاؤس کے سامنے رکھا گیا کہ اضافہ کرایہ سے صرف ۱۹۶۱ء کرایہ دار متاثر ہوئے ہیں اور ان میں سے بھی ۷۰ فیصد ملازم سرکار ہیں - اور وہ یقیناً اس اضافہ کو ادا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں - لیکن آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ ہزاروں کرایہ دار اس سے متاثر ہو رہے ہیں - ان پر ظلم ہو رہا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ اعداد و شمار ہاؤس کے سامنے رکھنے کے باوجود بھی اس طرف کی تنقید کس طرح صحیح ہو سکتی ہے - اور اگر اب بھی ان حالات کا جائزہ لیا جائے تو مجھے امید ہے کہ وہ اس قسم کی تقریر بار بار کرنے سے باز رہیں گے -

شری عبدالرحمن - آپ نے ۷۰ فیصد کی جو تعداد بتلائی ہے اسوقت کی ہے جبکہ آرائش کے مکانات کرایہ داروں نے ابتدائاً حاصل کئے تھے۔ اور کرایہ ناموں کے لحاظ سے یہ تعداد ہے۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ آج تو ان مکانوں میں صرف ۳۵ فیصد ملازمین سرکار ہیں۔

شری گوپال راؤ اکیبوتے - میں نے جو کہا ہے وہ صد فیصد صحیح ہے۔ میں نے بیٹ پر تقریر کے دوران میں بھی کہا تھا کہ آنریبل ممبرس محض تخیلات میں مبتلا ہونے کی بجائے حقیقت پسند بنیں۔ میں یہ اصراراً کہوں گا کہ آرائش بلڈ کے کرایہ داروں میں ۶۸ اعشاریہ کچھ تعداد سرکاری ملازمین کی ہے۔ میں نے تفصیل سے بتلایا تھا کہ ان مکانوں میں کتنے ناجائز قبضے ہیں کتنے گزیٹڈ ہیں یہ سب بتلانے ہوئے میں نے کہا تھا کہ آپ ایسے لوگوں کی وکالت نہ کریں۔

سی - آئی - بی کے تعلق سے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر اسکو رنٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت لایا جائے تو سی - آئی - بی یہ درخواست دے سکتا ہے کہ فیررنٹ کا تعین کرے اور ایسی صورت میں مجھے رقم برابر بھی شبہ نہیں ہے کہ کنٹرولر ان کرایوں میں اضافہ کی تجویز کرینگے۔ اور آج جو اضافہ کیا گیا ہے اس سے کئی گنا اضافہ ہو جائیگا۔ صرف اے اور بی کلاس ہاؤسز کے کرایہ میں اضافہ کیا گیا ہے اور اگر ۱۹۴۴ء سے ایک سال پہلے کے حالات میں متصلہ محلوں میں مکانوں کے جو کرایے تھے اگر ان سے مقابلہ کیا جائے تو یہ اضافہ کوئی غیر معمولی نہیں ہے۔ اور ہمیں اے اور بی کلاس ہاؤسز پر اسٹیمینڈ کیپٹل ویلیو (Estimated capital value) پر صرف ۰.۹۷ پرسنٹ رٹرن (Return) ملتا ہے۔ سی اور ڈی کلاس پر ۳.۳ پرسنٹ رٹرن ملتا ہے۔ بنک ریٹ کے لحاظ سے بھی یہ رٹرن کم ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ سی - آئی - بی کا بورڈ برائے نام ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شری عبد الرحمن - اس کا وجود ہی نہیں ہے۔

شری گوپال راؤ اکیبوتے - خیر میں ان الجھنوں میں جانا نہیں چاہتا اس کا جو کچھ بھی قانونی اثر ہوگا ہوگا۔ میں یہ اصراراً کہوں گا کہ اگر رنٹ کنٹرول ایکٹ سی ایپرومنٹ بورڈ کے مکانوں پر لاگو کیا جائے تو ان مکانوں کے کرایوں میں کافی اضافہ ہوگا۔ اور اس وقت یہ کہا جائیگا اس قانون کو لا کر اضافہ کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کنٹرولر جو فیصلہ کرینگے وہ عدالتی فیصلہ ہوگا۔ اب تخلیہ یا ایسے ہی دوسرے امور کے بارے میں قواعد آرائش بلڈ کے تحت اگر یکیشیا انجینیر کو اختیارات حاصل ہیں۔ اگر اس قانون کے تحت اسکو لایا جائے تو بڑی دقت ہوگی۔ اور لوور انکم گروپ (Lower income group) کو سہولت پہنچانے کی خاطر حکومت جو عمل کر رہی ہے اسکو خطرہ میں ڈالنا میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس پسند نہ

کرینگے اور نہ گورنمنٹ اسکو پسند کرتی ہے۔ ان لوگوں کو جو سہولتیں اور امینٹیز (Amenities) حاصل ہیں وہ باقی نہیں رہیں گی۔ اس لئے حکومت نے سوچ سمجھ کر سٹی امپروومنٹ بورڈ کے مکانات کو اس سے خارج کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد آئریبل ممبرس اس پر اصرار نہ کریں گے۔

جہاں تک گورنمنٹ لوکل اتھارٹیز - ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ سکندر آباد کا تعلق ہے اس بارے میں زیادہ تنقیدیں نہیں کی گئیں۔ میں بھی اسکی مزید وضاحت ضروری نہیں سمجھتا۔

نظام کی برابری کے تعلق سے ایک اعلان اپریل سنہ ۱۹۵۲ء میں جاری ہوا تھا۔ لیکن یہاں اسکی کوئی صراحت نہیں ہے کہ یہ قانون نظام کی برابری سے متعلق نہیں ہوگا۔ جب ایسی کوئی صراحت نہیں ہے تو انکی برابری سے بھی یہ قانون متاثر ہوگا اور ان جائیدادوں کے کرایہ دار اس سے مستفید ہونگے۔

جہاں تک کورٹ آف وارڈز کا تعلق ہے میں ایک چیز واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ یہ کہا گیا کہ کورٹ آف وارڈز سے اس قانون کو متعلق کیا جائے۔

میں صرف دو تین دفعات کی طرف توجہ مبذول کراؤنگا۔ آئریبل ممبرس سے میری یہ خواہش ہے کہ وہ دفعہ (۳۰) اور (۳۲) ضرور ملاحظہ کریں۔ جو مفہوم ہمارے قانون کورٹ آف وارڈز کا ہے اگر اسکو وہ سامنے رکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ قانون محض جاگیرداروں اور نوابوں کے تعلق سے نہیں ہے بلکہ ایسے اشخاص سے متعلق ہے جنکی جائیداد کا انتظام لوکو پرنٹیز (Loco parentis) کے نظر کرنے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ قانونی اختیار خود موجود ہے۔

شری اناجی راؤ گوانے۔ جائیداد کی مالیت کتنی ہونی چاہئے؟

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ اس قانون کی رو سے جائیداد کا تصور نہیں ہے بلکہ اشخاص کا تصور ہے۔ مثلاً کوئی شخص نابالغ ہو، مجنون ہو، فاجر العقل ہو اور اپنے اسٹیٹ کے انتظام کے قابل نہ ہو چاہے وہ امیر ہو یا غریب اسکی تخصیص نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کہا کہ یہ قانون جاگیرداروں اور نوابوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ شاید دفعہ ۷ آپ نے نہیں پڑھا ہے۔ آپ کی معلومات کے لئے دفعہ (۷) پڑھ دینا چاہتا ہوں۔

”قانون ہذا کے اغراض کے لئے ایسا مالک اپنی جائیداد کے انتظام یا نگرانی کے ناقابل متصور ہوگا الف۔ جسکی جائیداد یا ذات اور جائیداد کو کورٹ کے زیر صیانت۔ اہتمام اور نگرانی پر بنا“ فرمان خسروی لیا گیا ہو (یہ چیز تو اب باقی نہیں رہیگی)۔ ب۔ جو نابالغ ہو۔ (ج) جسکو کسی مجاز عدالت دیوانی نے فاجر العقل اور جائیداد کے انتظام کے ناقابل قرار دیا ہو۔ د۔ جو اثاث میں سے ہو اور اس کو سرکار عالی نے جائیداد کے انتظام

کے ناقابل قرار دیا ہو۔ ۵۔ جس کو سرکار عالی نے وجوہ ذیل کی بنا پر جائیداد کا انتظام کرنے کے ناقابل قرار دیا ہو۔

۱۔ جسمانی یا دماغی نقص یا کمزوری میں مبتلا ہونا۔ یا

۲۔ ناقابل ضمانت جرم کی پاداش میں سزایی یا بدچلتی یا بدکاری یا سرفرانہ زندگی یا بلا کسی معقول وجہ کے قرضہ جات اور واجبات کی ادائی اور پابجائی میں قصور،،

اس لحاظ سے آنریبل ممبرس اندازہ کرینگے کہ یہ قانون محض جاگیرداروں یا نوابوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے ہے جن میں اپنی جائیداد کے انتظام کی صلاحیت نہ ہو۔ لوکو پرنٹیز (Loco parentis) کی حیثیت سے گورنمنٹ جائیداد کو اپنے قبضہ میں لیتی ہے۔ مجنون کی طرف سے ٹرسٹی کی حیثیت سے جائیداد کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جملہ رقوم جو وارڈز کے حق میں وصول طلب ہوں کورٹ آف وارڈز وصول کر سکتی ہے۔ اور کورٹ مجاز ہوگا کہ اپنے زیر اہتمام کسی جائیداد کے قبضہ اور تصرف سے کسی شخص کو جو اس پر خلاف احکام قانون ہذا قابض و متصرف ہو سرسری طور پر بیدخل کرے۔ اور زیر اہتمام جائیداد سے متعلق واجب الوصول کرایہ۔ زر لگان یا زر مالگزاری کی نسبت کورٹ آف وارڈز کو اختیار ہے کہ وہ مثل زر مالگزاری وصول کرے۔ وارڈز کے خلاف عدالت کی ڈگری بھی ہو تو کورٹ آف وارڈز ڈگری کو ملتوی کر سکتا ہے۔ گویا اوس ڈگری کی تعمیل سے متعلق آخری فیصلہ کورٹ آف وارڈز کا ہوگا۔ کسی شخص کو وارڈز کی جائیداد سے بیدخل کرنے کے لئے بھی خاص اختیارات کورٹ آف وارڈز کو دئے گئے ہیں۔ یہ تمام اختیارات دستور ہند کے آرٹیکل (۳۷۵) کے منافی نہیں ہیں۔ بلکہ اگوسٹنگ لا (Existing Law) کے تحت آتے ہیں اس لئے میں کہوں گا کہ یہ قانون دستور ہند کے تحت جائز ہے۔ اور نابالغین وغیرہ کے فائدہ کے لئے ہے۔ نابالغین اور فاترالعقل وغیرہ کی جائیداد کا انتظام کورٹ آف وارڈز جس حسن و خوبی کے ساتھ کر سکتا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیز کنٹرولر کے تحت رکھی جائے تو مناسب طور پر انجام نہیں پائے گی۔ اس لئے میں ادب سے عرض کروں گا کہ کورٹ آف وارڈز کی اسکیم کو خلط ملط نہ کیا جائے۔ میں اس سے اسکو خارج کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔ لیکن جہاں تک سالار جنگ اسٹیٹ کا تعلق ہے میں نے معلوم کرنے کی کوشش کی تو مجھے معلوم ہوا کہ دفعہ ۱ قانون کورٹ آف وارڈز کے تحت اعلان جاری کیا گیا اور سالار جنگ اسٹیٹ کمیٹی بنائی گئی۔ معزز رکن کو معلوم ہوگا کہ سٹرل گورنمنٹ نے بھی سالار جنگ اسٹیٹ کمیٹی بنائی تھی کیونکہ کچھ جائیداد کا اڈمنسٹریشن گورنمنٹ آف انڈیا کے تفویض ہو گیا تھا اور کچھ جائیداد کا انتظام یہاں کے قانون کے تحت کیا گیا تھا۔ چونکہ جو قانون ہے وہ دستور ہند کے تحت ہے اور اسٹیٹ لا کے تحت ہے اس لئے میں کہوں گا کہ اس قانون سے گریز کرنا درست نہ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اس اسٹیٹ کی جائیداد سارے حیدر آباد

میں پہلی ہوئی ہے اس لئے مقدمات میں کشاکشی کی نوبت آئیگی اس لئے ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ بعد میں کشاکشی کی نوبت نہ آئے۔ ان تمام باتوں کی میں نے جانچ کی ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو جائیداد کرایہ پر اٹھاتے ہیں وہ سنٹرل کمیٹی کے تحت نہیں ہے۔ ان حالات میں بظاہر کوئی وجہ اس کی محسوس نہیں ہوتی کہ سالار جنگ کمیٹی کو کیوں اس سے خارج کر دیا جائے۔

آنریبل ممبر گوپدی گنگا ریڈی یہاں اس وقت موجود نہیں ہیں ورنہ انکی ترمیم میں قبول کرنا۔ اسلئے میں دیشکمہ صاحب کی ترمیم کو قبول کرونگا۔ انکی ترمیم یہ کہ ائٹنس (۵-۶) دونوں کو حذف کر دیا جائے میں صرف سالار جنگ کمیٹی کو حذف کرنے کی حد تک ترمیم قبول کو کرتا ہوں اسکا کانسی کوئنشل (Consequential) نتیجہ یہ ہوگا کہ آئم (۵) کے آخر میں جو لفظ ہے وہ آئم ۴ کے آخر میں آئیگا اور آئم (۶) آئم (۵) ہو جائیگا۔

مسٹر اسپیکر۔ گویا آپ سالار جنگ کمیٹی کی حد تک متفق ہیں کہ اسکو نکال دیا جائے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ ہاں۔ عام قانون کے تحت تمام کرایہ دار اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ اسلئے اسکو نکالنے کے لئے گورنمنٹ تیار ہے۔

جنرل پاور کا جہاں تک تعلق ہے مدراس کے قانون کا دفعہ (۱۳) زیادہ وائیڈر (Wider) ہے۔ گورنمنٹ نے جو جنرل پاور (General power) لیا ہے آپ دیکھیں گے کہ۔

شری عبد الرحمن۔ دستور ہند کے نفاذ سے پہلے منظور کیا ہوا ہے یا بعد۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ دستور ہند کے نفاذ کے بعد کا منظور کیا ہوا ہے۔ دفعہ ۱۳ آپ دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ زیادہ وائیڈر اور واضح ہے۔ اور زیادہ پاورس (Powers) رکھتا ہے۔ اوسکے تعلق سے مدراس میں جو دو کیسز آئے تھے انہیں میں ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک کیس ایک ایسی عمارت سے تعلق رکھتا ہے جو بوسیدہ ہو گئی تھی اور مکان کا تخلیہ نہیں کیا جا رہا تھا۔ کارپوریشن نے نوٹس دئے لیکن انہوں نے قانون کرایہ ممکنہ کے تحت ڈیفنس (Defence) کیا اور کہا کہ مجھے کوئی شخص نہیں نکال سکتا جب تک کہ اعلان نہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ اوس نے اپنی جان کی تک پرواہ نہیں کی اور اوس خطرناک عمارت میں پڑا رہا۔ دوسرا کیس ایسا ہے کہ ہیومنٹیرین ہوائنٹ آف ویو (Humanitarian point of view) کی رو سے اسٹیچیوٹری اتھارٹی (Statutory authority) کو پاور دینا ضروری تھا باوجودیکہ وہ پبلک ویلفیر (Public welfare) کو پاور دینا ضروری تھا۔

عوامی مفاد سے باہر تھا - ان دونوں کیس میں اسکا امکان تھا کہ - ایکسپشنل کیس (Exceptional Cases) بن سکتے تھے جسکے تحت کچھ جنرل پاور دینا ضروری ہو - لیکن ایسا نہیں ہوا -

ان حالات میں میں عرض کرونگا کہ میں اس ترمیم سے متفق نہیں ہوں - جہاں تک (اے) کا تعلق ہے آنریبل ممبر ریڈی صاحب کے معلومات کے لئے بتادینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ پبلک پریز (Public purpose) پر زور دے رہے ہیں ہیں لیکن ”فار اینی پبلک پریز آف اے چیریٹیبل نیچر (For any Public purpose of a Charitable Nature) ہونا ضروری ہے - اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ انکا جو خیال ہے وہ باقی نہیں رہیگا - اسلئے میں انکی ترمیم کو قبول نہیں کر سکتا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - نظام صاحب کو جو مستثنیٰ کیا گیا ہے -

شری گوپال راؤ اکبوتے - مدراس کے میں نے دو کیس بتائے ہیں - یہ کہنا کہ کچی گوڑہ یا نارائن گوڑہ کے مکان کے بارے میں نہیں کہا گیا ہے تو یہ کوئی ٹھیک بات نہوگی - جب گورنمنٹ قانون نافذ کرتی ہے تو وہ اپنے کندھوں پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری اٹھاتا ہے - جمہوری حکومت کسی قانون کو کسی ایک سے متعلق نہیں کریگی -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - کیا ”سی“ متعلق ہوگا ؟

شری گوپال راؤ اکبوتے - مدراس کے قانون کی دفعہ ۱۳ کے بعد یہ دونوں ضروری ہیں - اس وضاحت کے بعد مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر اپنی ترمیم واپس لینگے -

Shri G. Sreeramulu : My amendment, in so far as it relates to item (v) has been accepted. I beg leave of the House to withdraw my amendment in so far as it relates to item (vi).

The amendment to the extent that it relates to the omission of item (vi) in para (b) of sub-clause (1) was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“Omit para (b) of sub-clause (1).”

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

“Omit para (c) of sub-clause (1).”

The motion was negatived.

L.A. Bill No. XII of 1954, the 8th April, 1954. 204
Hyderabad Houses (Rent,
Eviction and Lease) Control
Bill, 1954.

Shri K. Anantha Rama Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri L. N. Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Wamanrao Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clause 26 of the Bill, as amended, stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 26 as amended was added to the Bill.

Clauses 27, 28, 29, & 30.

Mr. Speaker : The question is :

“That Clauses 27, 28, 29 and 30 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 27 to 30 were added to the Bill.

Clause 31

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“That after sub-clause (1), add the following as sub-clause(2):—

“(2) The notification issued by Revenue Board under No. 15/A4/3765/51, dated 24-4-1952, exempting the properties of the Nizam from the operation of the above repealed order stands cancelled.

Mr. Speaker : Amendment moved.

* شری جی۔ سری واسلو۔ مسٹر اسپیکر۔ میں خاص طور پر یہ اسٹینڈنٹ اس وجہ سے
 لایا ہوں کہ۔

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کافی بحث ہوئی ہے ۔

شری جی - سری راملو - ناٹ ان دی لائٹ آف دیس (Not in the light of this)
(Laughter)

اس سے پہلے ایک سوال کے جواب میں ہاں کہا گیا۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ اس قسم کے گشتیات اور نوٹیفیکیشن جاری نہیں کئے گئے اور وعدہ کیا تھا کہ

I will verify this and see whether it is misleading the House or not.

لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی دھیان نہیں دیا ۔ میں ہاؤز کے سامنے یہ لانا چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ جواب میں چیف منسٹر صاحب نے ہاں کہا اور آرہیل لیبر منسٹر نے بھی اس طرح جواب دیا تھا کہ

Before the Constitution of India came into force, the private properties of H.E.H. the Nizam were not governed by the Rent Control Act, in spite of its having been enforced. With a view to avoid misunderstanding, these properties were, after the Constitution of India came into force, announced through this Notification, under the concerned section, as was done in the case of properties belonging to the City Improvement Board, Court of Wards and the Municipality.

جس طریقہ سے میونسپالٹیز اور سی۔ آئی۔ بی کے جو پراپرٹیز رنٹ کنٹرول ایکٹ کے آپریشن سے مستثنیٰ قرار دئے گئے اسی طرح نظام کی بھی پراپرٹیز کو کانسیٹی ٹیوشن آنے کے بعد مستثنیٰ کرنے کا مقصد ہے ۔ اور اسی طرح نوٹیفیکیشن کے ذریعہ آپ اوسکو اس قانون سے مستثنیٰ کرینگے۔ اس سے صلیف ظاہر ہے کہ رولنگ ہاؤز کو نظام سے کتنی محبت اور لگاؤ ہے ۔ باوجود ہاؤز کے کریٹیسزم (Criticism) کے کہ اس شخص کو جو دھنواں ہے ۔

Mr. Speaker : Why all this repetition?

Shri G. Sriramulu : No, Sir. I want to prove how this amendment is most necessary, and at the same time, I want to impress upon the hon. Minister.....

مسٹر اسپیکر - آپ کی اسٹینٹ کی تائید میں اس سے پہلے بہت ساری چیزیں کہی گئی ہیں ۔

(Laughter) شری جی - سری راملو - مگر یہ بہت موزوں وقت ہے

Mr. Speaker : I am short of time.

شری جی۔ سری راسو۔ اس سے پہلے اس کے متعلق زیادہ چرچا نہیں ہوئی تھی اور جواب دینے موقع بھی نہیں تھا مگر اب موقع ہے۔ اب یہ بحث سب سے زیادہ ریلیونٹ (Relevant) ہے۔ اس سے پہلے جو بھی چرچا ہوئی تھی وہ آررلیونٹ تھی اس وجہ سے اب اس پر بحث کا موقع دینا موزوں ہوگا۔ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا مگر یہ کہہوں گا کہ ایسے شخص کو رنٹ کنٹرول ایکٹ کے آپریشنس (Operations) سے مستثنیٰ کرنا مناسب نہیں۔ گو اوں کا دس پندرہ ہزار سے جیب نہیں بھرتا لیکن وہاں کے جو ٹیننٹس ہیں اوں کو بھی اس قانون سے استفادہ کا موقع ملنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معظم جاہی مارکٹ بھی اونہی کی ہے۔ وہاں کے جتنے بھی ٹیننٹس ہیں اوں پر مصیبتیں آرہی ہیں اس طرح سے اوں کے اور بھی بلڈنگس ہیں جن کے ٹیننٹس پر مصیبتیں آرہی ہیں اوں کو بھی اوں مصیبتوں سے نجات دلانا ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ نظام کو جو مراعات ہیں اوں کو ڈیموکریٹک لیجسلیچر کے وجود میں آنے کے بعد یکے بعد دیگرے ختم کرنا چاہئے۔ اس وجہ سے میں اسکو لایا ہوں ابھی آریبل موور نے فرمایا کہ اشارتاً کنایتاً کسی نے اوں کے متعلق ذکر کیا۔ مگر میں اس کے باوجود اس کو اس لئے موو کر رہا ہوں کہ سکشن (۳۱) کی سیونگ میں یہ بتایا گیا کہ

Any order made or deemed or purporting to have been made, any decision or direction given or deemed or purported to have been given, any notification issued or deemed or purporting to have been issued, any action or proceeding taken, are considered to have been done under this Act only.

That is what it says.

اس وجہ سے نوٹیفیکیشن جو اس سے قبل جاری ہوا ہے وہ اس کے تحت ہی جاری کیا ہو اور جائز متصور ہوگا۔ اس قسم کی سیونگ اوں میں بتائی گئی ہے۔ اس وجہ سے نوٹیفیکیشن کے وقت اس کلاز کے بارے میں جو کچھ اوں کا مطلب ہے وہ کھلم کھلا عوام کے سامنے آجائے۔ یا نہیں تو کم از کم اوں پر اپریٹیز کو ایویڈ (Evade) کر کے اپنی صفائی پیش کریں کہ آپ اوں کو اس طرح مستثنیٰ کرنے کا اقدام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آریبل ریویو منسٹر نے جواب میں ”ہاں“ کہا۔ میں اس کے متعلق جواب چاہتا ہوں

شری عبد الرحمن۔ مسٹر اسپیکر۔ دفعہ (۳۱) میں یہ لکھا ہے کہ حکم نگرانی ممکنہ بابہ سنہ ۱۹۵۳ء ذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ممکن تو ہائی کورٹ سے بہت دن پہلے ہی منسوخ ہو گیا تھا۔ اگر اس حکم کو اس قانون کی منظوری کی تاریخ سے منسوخ قرار دیں تو ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کی خلاف ورزی ہو جائیگی۔ لکھنا تو یہ چاہئے تھا کہ جس تاریخ کو ہائی کورٹ کا فیصلہ ہوا اس تاریخ سے یہ

قانون منسوخ متصور ہوگا - ورنہ ہوگا یہ کہ جس تاریخ حکم نگرانی اسکنہ ہائیکورٹ میں منسوخ - کالعدم اور خلاف قانون قرار دیا گیا اس تاریخ سے اس قانون کے منظور ہونے تک جتنی کارروائیاں ہوئی اور ہو رہی ہیں وہ سب مطابق قانون سمجھی جائیں گی اور ایسا سمجھنا گویا تحقیر عدالت کرنا ہوگا کیونکہ وہ قانون تو ہائیکورٹ سے بہت پہلے منسوخ ہو چکا - اس جانب آنریبل منسٹر توجہ کریں - ورنہ یہ ایک بہت بڑی غلطی ہوگی -

شری گوپال راؤ اکبوتے - جہاں تک اس شبہ کا تعلق ہے جو ابھی ظاہر کیا گیا ہے کہ اس قانون کو اس قانون کے نفاذ کی تاریخ سے ری پیل کیا جا رہا ہے حالانکہ وہ غلط ہے۔ یہ شبہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس کے جو دستوری مضمرات ہیں وہ یہ ہیں کہ دستوراً کسی قانون کو کالعدم قرار دینے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس طرح منسوخ ہونے کے بعد وہ قانون اسٹیٹیوٹ بک سے خود بہ خود خارج ہو گیا۔ قانون اس وقت خارج ہوتا ہے جبکہ کوئی قانون ساز جماعت اس کو منسوخ کر دے۔ ہائی کورٹ گو اس قانون کو رکنائز نہیں کر رہا ہے لیکن وہ قانون اسٹیٹیوٹ بک پر اس وقت تک باقی رہیگا جب تک کہ قانون ساز جماعت اس کو ری پیل نہ کرے۔ چنانچہ معزز ایوان کو یاد ہوگا کہ ”ولی الدولہ سکسیشن ایکٹ“ (Wali-ud-Daula Succession Act) کو ہائی کورٹ کی فل پنچ نے وائڈ (Void) اور آئرا وائرس (Ultravires) قرار دیا تھا۔ لیکن اس کو ری پیل کرنے کے متعلق گذشتہ سشن میں ایک بل یہاں لایا گیا تھا۔ میں یہ مثال معزز ممبر کی یاد تازہ کرنے کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ کیونکہ دراصل یہ کوئی بڑی غلطی نہیں بلکہ دستور کے مضمرات کو سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہے۔

آنریبل شری جی - سری راملو نے جو کچھ کہا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے کی تقریر میں میں نے بتادیا تھا کہ دفعہ (۲۶) میں نظام کی برابری کے متعلق کوئی اشارہ یا حوالہ نہیں ہے۔ اس سے متعلق جو اعلان یا آرڈر جاری کئے گئے تھے وہ خود بخود منسوخ ہو گئے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ کلاز (۳۱) کے تحت وہ اعلان جو اون کی برابری کے متعلق جاری کیا گیا تھا اب بھی باقی رہیگا غلطی ہے۔ اون کی برابری کے متعلق جو اعلان اس وقت جاری ہوا تھا اس وقت کے قانون کے تحت صادر ہوا تھا۔ اور اون فیصلہ جات کو جاری رکھا گیا تھا۔ لیکن اس قانون کے تحت وہ نوٹیفیکیشن جائز نہیں رہیگا جو قانون یا ایکٹ جب الٹرا وائرس قرار دیا گیا ہو تو اس کے تحت جاری کئے ہوئے نوٹیفیکیشن اور قانون اثرات بھی الٹرا وائرس ہو جائے ہیں۔ یہ چیز ہر وکیل جانتا ہے۔ اس لئے گھبراہٹ کی ضرورت نہیں کہ نظام کی برابری سے اس ایکٹ کو متعلق نہیں کیا جائیگا۔ اس لئے ان ایسا جزی فیرس (Imaginary fears) میں

آنریبل ممبرس کو نہیں رہنا چاہئے۔ چونکہ یہ ترمیم غیر ضروری ہے اس لئے میں اس کو قبول نہیں کر سکتا۔

شری جی - سری راملو - دفعہ (۳۱) (اے) میں نوٹیفیکیشن کا ذکر ہے

Notification issued is considered to have been issued under this provision.

شری گوپال راؤ اکبوتے - (۳۱) (اے) کے الفاظ بہت صاف ہیں

“Notwithstanding any decision or order of any Court to the contrary—

Any order made or deemed or purporting to have been made, any decision or direction given”

جواعلان جاری ہوا تھا وہ اوس وقت تک جائز تھا جب تک کہ ہائی کورٹ نے اوسکو ری پیل (Repeal) نہیں کیا اس وجہ سے کوئی شبہہ باقی نہیں رہتا۔ یہ دستور کے لحاظ سے بالکل ٹھیک ہے۔

Shri G. Sreeramulu : The hon. Minister says that it will not be included. I am satisfied with that, and I hope that will be really so.

I, therefore, beg leave of the House to withdraw my amendment to clause 31.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The Question is :

“That clause 31 stand part of the Bill”

The motion was adopted.

Clause 31 was added to the Bill.

Clause 32

Mr. Speaker : The Question is :

“That clause 32 stand part of the Bill”

The motion was adopted.

Clause 32 was added to the Bill.

Schedule

Mr. Speaker : Now, let us proceed to Schedule.

Shri V. B. Raju : I beg to move :

“ That at the end of the Schedule, add the following :—

41. Latur (Osmanabad District)
42. Manwath (Parbhani District)
43. Gangakhed (Parbhani District)
44. Udgir (Bidar District)
45. Kothagudem (Khmmameth District)
46. Bodhan (Nizamabad District)
47. Bellampalli (Adilabad District)
48. Kagaznagar (Adilabad District)
49. Sadasivpet (Medak District)
50. Jogipet (Meadk District) ”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

“ That for the Schedule, substitute :—

‘ (1) In all the cities and towns having a population of 10 thousand or more and

(2) In all the towns having a population of less than 10 thousand but managed by a town committee constituted under the Municipal and Town Committees Act 1951.’

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Annajirao Gavane : I beg to move :

“ That at the end of the Schedule, add the following :—

- “ 41. Manwat (Parbhani District)
42. Basmath (Parbhani District)
43. Tuljapur (Osmanabad District)
44. Latur (Osmanabad District)
45. Kallam (Osmanabad District)

46. Paithan (Aurangabad District)
47. Vaijapur (Aurangabad District)
48. Kannad (Aurangabad District)
49. Deglur (Nanded District)
50. Bhainsa (Nanded District)
51. Kondalwadi (Nanded District)' ”.

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

“ That at the end of the Schedule, add the following :—

- “ 41. Jagtial (Karimnagar District)
42. Sirsilla (Karimnagar District)
43. Pedapalli (Karimnagar District)
44. Bodhan (Nizamabad District)
45. Kothagudam (Khammam District)
46. Bellampalli (Adilabad District)
47. Yellandu (Warangal District)
48. Latur (Osmanabad District)
49. Vijapur (Aurangabad District)
50. Kannad (Aurangabad District)' ”.

Mr. Speaker : Amendment moved. Has the hon. Minister got anything to say with regard to these amendments ?

Shri Gopal Rao Ekbote : Clause 1 (3) reads as follows :

“ It shall apply to the areas specified in the Schedule and to such other areas as the Government may, by notification, from time to time, direct. ”

Shri V. B. Raju : Mr. Speaker, Sir, as the hon. Minister has promised that he would do his best in getting these items included in the Schedule, if they are fit to be included, I feel, I need not press my amendment further.

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ میں اتنا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ امینڈمنٹس کے ذریعہ جو فہرست آئی ہے اس کا فائلڈ انڈسٹریٹیا گزامینیشن کرنے کے بعد کہ آیا اون شہروں میں بھی اس قانون کی ضرورت ہے یا نہیں اس کو شامل کیا جائے گا۔ جب تک اون کو اگزامین (Examine) نہ کیا جائے آف ہینڈ (Off hand) طریقہ پر اس کے متعلق تصفیہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر دستور کی دفعہ (۱۴) کے تحت کوئی مقام آسکتا ہے تو اس کی نوٹس لیکر جانچ کی جائے گی اور اون گاؤں کی بنی جانچ کر لیا جائیگی اور جتنا جلد ہو سکے یہ قانون اون مقامات سے بھی متعلق کیا جائے گا جہاں اس کو متعلق کرنے کی ضرورت ہو۔

* شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ جو شیڈول رکھا گیا ہے اس کے متعلق مغالطہ ہو رہا ہے۔ یہ کس بیس (Base) پر رکھا گیا ہے آیا آبادی کے لحاظ سے میونسپالٹی یا ٹاؤن کمیٹی یا اس مقام کے حالات کا لحاظ کرتے ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیڈول (الف) میں جو گیارہ بارہ نام لائے گئے ہیں انہیں ہر طریقہ سے رکھنا ضروری ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وضاحت کا موقع دیا جائے۔ یا پہلے اسی جانب سے وضاحت کر دی جائے۔ تاکہ امینڈمنٹ پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

* شری جی۔ سری راملو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ دیکھ کر کہ بہت سے آئریبل ممبرس نے ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی کے لحاظ سے مقامات کو اس میں شریک کرنے کی نسبت ناموں کی فہرست پیش کی ہے اور اس میں کافی اختلافات ہیں تو حکومت کے آئندہ غور کے لئے اور اس میں جو خطرہ ہے اس کو دور کرنے کے لئے میں ایک سنجیشن امینڈمنٹ کے طور پر دیا ہوں۔ میری یہ خواہش ہے کہ جہاں ۱۰ ہزار سے زیادہ پاپولیشن ہے وہاں رکھا جائے۔ اس سے پوری چیزوں کا اقتباس آجاتا ہے اور اس میں ایک اصول بھی معلوم ہوتا ہے ورنہ یہ بے اصولی ہوگی کہ ایک جگہ کو اس میں رکھا گیا ہے اور دوسری جگہ کو نہیں رکھا گیا۔ جہاں سکرپٹری وغیرہ کہتے ہیں یا وہاں کا کوئی آفیسر کہتا ہے تو اس جگہ کو رکھنا اور دوسری جگہوں کو چھوڑنا مناسب معلوم نہیں ہوتا جو شیڈول رکھا گیا ہے وہ کس بیس پر رکھا گیا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ آیا وہ ٹاؤن کمیٹی کے لحاظ سے ہے یا میونسپالٹی کے لحاظ سے یا پاپولیشن کے لحاظ سے اس لئے کوئی اصول طے ہو جائے تو مناسب ہے۔ اس کے بعد فرام ٹائم ٹو ٹائم (From time to time) ان مقامات کو نوٹیفائی (Notify) کیا جاسکتا ہے۔

* شری اناجی راؤ گوانے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ آئریبل منسٹر نے جو وضاحت کی اور ایک دوسرے آئریبل ممبر نے پرنسپل کے طور پر دس ہزار سے زیادہ کی پاپولیشن کے مقام کو اس میں رکھنے کے لئے کہا ہے یہ قابل غور ہیں۔ لیکن آئریبل منسٹر نے شیڈول کس بیس پر رکھا ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں کیونکہ اگر یہ آبادی کے لحاظ سے ہوتا تو لاتور جیسا مقام جسکی آبادی تیس چالیس ہزار کی ہے اس کو خارج نہ کیا جاتا

اور پورنا جسکی آبادی دس ہزار کی بھی نہیں اسکو رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مقامات جو ٹریڈ سنٹرس ہیں وہاں کرایہ داروں کو کافی مشکلات پیش آرہی ہیں اس کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے مانوت - بسنت وغیرہ کے نام دئے ہیں - اور ان کی پاپولیشن بھی پندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ آبادی کے برنسپل کو مان لیا جائے تو ان مقامات پر اس قانون کو جلد سے جلد لاگو کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ایسے مقامات ہیں جہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔

* شری سی - پیچ وینکٹ رام راؤ - اس سے قبل دوسرے آنریبل ممبرس نے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے اور یہ کہا ہے کہ شیڈول کس پرنسپل پر مبنی ہے معلوم نہیں ہے۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تعلقہ کریم نگر کے مساوی جگتیاں کی بھی آبادی ہے لیکن اس کو اس میں انکلوڈ (Include) نہیں کیا گیا اور حضور آباد کو جہاں کہ بہت کم آبادی ہے اس میں رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکو رنٹ کنٹرولر کے تحت رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب ہم قانون بناتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی اصول پر مبنی ہوتا ہے لیکن یہ پتہ نہیں چل رہا ہے جیسا کہ اس طرف سے کہا گیا ایا یہ ٹاؤن کمیٹیز کے لحاظ سے ہے یا میونسپالٹیز کے لحاظ سے اگر کسی ایک اصول کے لحاظ سے اسکو رکھا جائے تو جو مقامات چھوٹ گئے ہیں انکو بھی حکومت اس میں رکھے گی۔ گجویل جہاں ٹاؤن کمیٹی بھی نہیں ہے اسکو شیڈول میں رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مقامات جن کو اس میں رکھنا چاہئے انکو چھوڑ دیا گیا ہے اور جن مقامات کو نہ رکھنا چاہئے اس میں رکھا گیا ہے۔ اس لئے منسٹر صاحب اس پر غور فرمادیں۔

• * شری بی - ڈی دیشمکہ - میں نے اس پر پہلے ہی اعتراض کیا ہے اس لئے اس اینڈ منٹ پر بولنے کی خواہش نہیں کرتا - البتہ صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ شیڈول کس بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ آیا وہ ان مقامات پر مکانات کی اسکیرسی (Scarcity) کی وجہ سے ہے یا انڈسٹریل ایریا ہونے کی وجہ سے یا تجارتی مقام ہونے کی وجہ سے - بلم ہلی اور کتھ گوڈ جو انڈسٹریل مقامات ہیں اور لاتور ایک تجارتی مقام ہے لیکن وہ اس میں شریک نہیں ہیں - اس لئے منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ شیڈول کس بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔

شری وینکٹیشور راؤ (میدک)۔ مسٹر اسپیکو سر۔ گجوبیل اور نرسا پور کے متعلق اعتراض کیا جا رہا ہے۔ یہ اعتراض معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کیا جا رہا ہے۔

شری گوپال راؤ اکبوتے۔ سسٹر انسپکٹر سر۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ بظاہر جوشیدول رکھا گیا ہے وہ بغیر کسی اصول کے رکھا گیا ہے۔ میں نے اپنی پہلی تقریر میں بھی اشارتاً

یہ ظاہر کیا تھا کہ آرٹیکل ۱۴ جو کانسٹیوشن کا ڈسکریمینٹری میٹر کے تحت جس کسی مقام کو بھی رکھیں گے اسے جسٹیفائی کرنا پڑیگا۔ اس کے علاوہ کانکرنٹ لسٹ میں جو قانون بنایا جاتا ہے اس کو پریسیڈنٹ کی منظوری کے لئے بھیجنا پڑتا ہے۔ ہم یہ جو قانون بنا رہے ہیں وہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کو نیارو ڈاؤن (Narrow down) کرنے والا قانون بنا رہے ہیں اس لئے ان مقامات کو جنہیں شیڈول میں رکھا گیا ہے ان کو اگزامن کیا گیا ہے۔ جب اس کو پریسیڈنٹ کی منظوری کے لئے بھیجنا ہے تو ہم نے فنانشل امپلیکیشنس (Financial implications) (اڈمنسٹریٹو امپلیکیشنس اور ہاؤس شارٹج (House shortage) کا پہلے ہی اطمینان کر لیا ہے۔ لیکن جن مقامات کو اس میں شریک کرنے سے متعلق امڈمنٹس پیش ہوئے ہیں ان کو اگزامن نہیں کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خود آنریبل ممبرس نے ان کی مضمرات کو اگزامن نہیں کیا ہے۔ انڈسٹریل ٹاؤنس (Industrial towns) سے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہوں جیسے کہ بلم پٹی اور کتہ گوڑہ ہیں کہ وہاں ہاؤزنگ پرابلم کچھ حد تک وہاں کے مینجمنٹ نے سالو (Solve) کیا ہے اور اب وہاں ہاؤزنگ شارٹج نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا میں بغیر اگزامن کئے یہ نہیں کہہ سکتا کہ جن مقامات کو امڈمنٹس کے ذریعہ انکلوڈ (Include) کرنے کی خواہش کی گئی ہے وہ اس میں شامل نہ کئے جائیں۔ بہت ممکن ہے کہ وہ سب کے سب اس میں شریک کئے جاسکتے ہوں۔ لیکن آپ مجھ سے متفق ہوں گے اگر میں یہ کہوں کہ اس کو پریسیڈنٹ کے سامنے پیش کرنا ہے تو جب تک ہم خود ان مقامات سے متعلق مطمئن نہ ہو جائیں انہیں اس میں شامل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ میں نے کہا ہے کہ دفعہ (۱) کے تحت گورنمنٹ نے تھوڑا اختیار اپنے پاس رکھا ہے۔ پریسیڈنٹ کی منظوری آنے کے بعد اس کو فوری ان مقامات سے بھی متعلق کیا جاسکتا ہے اور جو ڈسپاریٹی (Disparity) ہے اس کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ اطمینان دلا سکتا ہوں کہ اس شیڈول کو اگزامن کیا جائے گا اور جن جن مقامات کو اس سے متعلق کرنا ہے وہ کئے جائیں گے۔ اس لئے میں اداً عرض کرتا ہوں کہ ان امپلیکیشنس کی بنا پر آنریبل ممبرس اپنی ترمیمات واپس لیں۔

Shri V. B. Raju : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

شری جی۔ سری راملو۔ ٹاؤنس کے بارے میں میں نے اعتراض کیا ہے۔

ممبر اسپیکر۔ محض آبادی نہیں بلکہ اور چیزوں کو بھی دیکھا جاتا ہے۔

L.A. Bill No. XII of 1954, the 8th April, 1954.
*Hyderabad Houses (Rent,
Eviction and Lease) Control
Bill, 1954.*

2057

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Ch. Venkatramu Rao : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

“That the Schedule stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Schedule was added to the Bill.

Short Title, Commencement, Extent, and Preamble.

Mr. Speaker : The question is :

“That the Short Title, Commencement, Extent, and Preamble stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Short Title, Commencement Extent, and Preamble were added to the Bill.

Shri Gopalrao Ekbote : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954, be read a third time and passed.”

Mr. Speaker : The question is :

“That L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954, be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954.

The Minister for Excise, Forests & Revenue (*Shri K. V. Ranga Reddy*): I beg to move :

“That L. A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad (Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time.”

Mr. Speaker : Motion moved.

* شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ قانون اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ اس وقت جو نقدی معاشیں ہیں آئندہ انہیں برخاست کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جو دفعات وضع کئے گئے ہیں ان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۴ء سے نقدی معاشیں ختم کر دی جائیں گی۔ البتہ ان معاشوں کی دو قسمیں بتلائی گئی ہیں۔ ایک تو وہ معاشیں ہیں جو معاوضہ میں دی گئی ہیں۔ جیسے جاگیر لیکر نقد معاوضہ دیا گیا ہے۔ یا جائداد منقولہ لیکر نقد معاش دی گئی ہے۔ یا کتب خانہ یا اسلحہ خانہ یا قرض لیکر نقد معاشیں عطا کی گئی ہیں۔ ان معاشوں کو بالمعاوضہ کہا جاسکتا ہے۔ دوسری وہ معاشیں ہیں جو کسی معاوضہ میں نہیں دی گئی ہیں بلکہ پرورش یا مدد وغیرہ کے طور پر دی گئی ہیں۔

[*MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR*]

جو معاشیں معاوضہ میں دی ہیں ان کے متعلق یہ رکھا گیا ہے کہ انہیں کچھ معاوضہ دے کر ختم کر دیا جائیگا۔ یعنی انہیں سال میں جتنی رقم ملتی ہے اس کا چھ گنا معاوضہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ معاوضہ بھی حکومت چاہے تو یکمشت دے سکتی ہے یا سالانہ اقساط مقرر کر کے ۱۲ اقساط میں دے سکتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ نقد معاشیں نصف تو فوراً ختم ہو جائیں گی۔ باقی کا معاوضہ ۱۲ سال میں ادا کیا جائیگا۔ دوسری معاشوں کا کوئی معاوضہ مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ اس میں ایک شکل رکھی گئی ہے کہ جس معاشدار کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہو اس کو حیات برقرار رکھا جائے اور دیگر اشخاص کی معاشیں فوراً ختم کر دی جائیں۔ اس طرح جن لوگوں کو بلا کسی خدمت کے معاشیں دی گئی تھیں انکی معاشیں آئندہ باقی نہیں رہیں گی۔ ۶۰ سال سے زائد عمر والوں کی معاش تا حیات اسلئے جاری رکھی جا رہی ہے کہ وہ اب کوئی جدید پیشہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر انکی معاش بند کر دی جائے تو انکا ذریعہ معاش بند ہو جائیگا اور انکی بیروزگاری کا سوال پیدا ہوگا۔ جن لوگوں کو کسی جاگیر وغیرہ کے معاوضہ میں معاشیں ملی ہیں ان کے لئے دستور کے بموجب معاوضہ کا تصفیہ کیا گیا ہے۔ اور دستوری کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ اس قانون کو منظور کیا جائے۔

* سری بی۔ ڈی دیشمکھ۔ مسٹر اسپیکر۔ ایک طویل انتظار کے بعد کاس گرانٹس کو ختم کرنے کے قانون کو ایک مکمل شکل دینے کے لئے بل آج ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ بل بھی عوام کے احساسات کو ایک طرح سے بھول بھلیوں میں ڈالنے کے ماثل ہے۔ آج کے ساج میں آج کے جمہوری دور میں بغیر کسی معاوضہ کے کسی کو کوئی چیز دینا یا بغیر محنت کے مزدوری دینا اصول کے خلاف ہے۔ ہاؤس کے آنریبل ممبرس نے اس اسمبلی میں بارہا یہ مانگ رکھی ہے کہ اس قسم کا معاوضہ ایک طرح کی مفت خواری ہے اور یہ دھبہ جو ہمارے ساج پر ہے اسکو برخاست کیا جانا چاہئے۔ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۵۲ء کو ہاؤس کے سامنے ایک بل لایا گیا۔ اس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا کہ حکومت حیدرآباد نے ایک بہت بڑا اقدام کیا ہے۔ اور جتنی نقد معاشیں ہیں انہیں ختم کیا جا رہا ہے وہ نقد معاشیں اس قدر محدود تھیں کہ ۳۳ لاکھ کی معاشوں میں صرف ۱۰ لاکھ کی معاشوں کو ختم کیا گیا۔ ۲۰۔ ۲۲ لاکھ کی معاشیں جوں کی توں رکھی گئیں۔ اب اس قانون کی ترمیم کی جا رہی ہے۔ آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس نے وعدہ کیا تھا کہ باقی معاشیں ختم کی جائیں گی اور ان کے بارے میں جو قانونی اور دستوری مشکلات ہیں ان پر غور ہونا ہے۔ ۱۹۵۲ء کے اس قانون کے نفاذ کے بعد باقی کیاش گرانٹس کو ختم کرنے کے لئے جو ترمیم لائی گئی ہے اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ۱۲۔ ۱۹۵۲ء کے قانون میں اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ

Power has been taken to add to this table so that other cash grants to which similar considerations apply may be discontinued.

حکومت نے اس سلسلے میں ایک سب کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی نے کیا طے کیا۔ اس کی کیا سفارشات ہیں آنریبل موور آف دی بل نے اس کو ہاؤس کے سامنے نہیں لایا۔ ہاؤس کو وہ معلومات ملنے چاہئیں۔ اس کمیٹی کے رکنڈیشنس (Recommendation) کے ذریعہ ہاؤس کے آنریبل ممبرس کو اس سلسلے میں مطمئن کرانے کی ضرورت تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں تاوقتیکہ وہ سفارشات ہاؤس کے سامنے نہ لائی جائیں اس بل کی سکند وینڈنگ میں دشواری ہوگی۔ اور اس وقت جو حملے ہوں گے آنریبل موور آف دی بل کو برداشت کرنا پڑیگا۔ میں آنریبل مسٹر سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے مسودہ قانون کے تحفظ کے لئے کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں معلومات ہاؤس کے سامنے رکھیں۔ آپ نے بل میں رکھا ہے کہ ہر قسم کی کیاش گرانٹس یکلخت بند کی جائیں گی۔ باقی کیاش گرانٹس بھی دستور کے دفعہ ۳۱ کے تحت یکلخت ختم کی جاسکتی ہیں لیکن شیڈول بنا کر بعض کے بارے میں معاوضہ دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ اور ۶۰ سال سے زائد عمر والوں کو تاحیات گرانٹ دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ

پارٹ اے - بی اور سی جو بنائے گئے ہیں وہ غلط ہیں - اگر ان کو سابقہ میڈول میں شریک کیا جاتا ہے تو یہ قانون - دستور اور حالات کے لحاظ سے مناسب ہوتا - پارٹ سی میں آرڈینری منصب - رعایتی - خاص اور معمول - یومیہ وغیرہ جو بتلایا گیا ہے وہ ایسے مناصب ہیں جو اس زمانے میں کسی نہ کسی خدمت کے سلسلے میں دئے گئے ہیں انکو نقد معاوضہ دیا جا رہا ہے - یہ تمام کیاش گرانٹس میں داخل ہیں اور ہم اس کا کوئی معاوضہ دینا پسند نہیں کرتے - اور نہ جمہوری حالات میں یہ مناسب ہو سکتا ہے - میں آنریبل ممبر آف دی بل سے کہوں گا کہ کیاش گرانٹس کے سلسلے میں بل لا کر آنریبل ممبر نے ان کو کچھ اور عرصہ کے لئے جان بخشی ہے - جو نامناسب ہے - میں کہوں گا کہ دستور کے لحاظ سے بھی آپ ان کیاش گرانٹس کو موقوف کر سکتے ہیں - اس کا معاوضہ دینے یا پارٹ اے - بی - سی بنانے کا کوئی جواز نہیں ہے - اس سلسلے میں ہاؤس میں امینڈمنٹس آئینگے اس سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر آف دی بل کمیٹی کی سفارشات سے ہاؤس کے آنریبل ممبرس کو واقف کرائیں - اور اس کے جواز کے بارے میں ہاؤس کو مطمئن کرائیں

شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگا کھیڑ) مسٹر اسپیکر سر - بہت دنوں سے ابالیشن آف کیاش گرانٹس (Abolition of Cash Grants) کے بارے میں بل لانے کے لئے آنریبل چیف منسٹر نے ہاؤس سے وعدہ کیا تھا - اس لحاظ سے ۱۹۵۲ء میں دیشمکھ دیشبانڈے - سر دیشمکھ سر دیشبانڈے کی معاشیں بند کرنے کے بارے میں ہاؤس میں بل آیا - اس وقت ہم لوگوں نے مبارک ناد دی تھی - لیکن اس کے بعد آج جو بل ہاؤس کے سامنے پیش ہوا ہے اس کو پڑھ کر ہمیں دکھ ہوتا ہے - کیونکہ اس میں معاشوں کے برخاست کرنے کے لئے کمپنیشن (Compensation) برابر رکھا گیا ہے - اپوزیشن کی یہ مانگ تھی کہ کمپنیشن نہ دینا چاہئے - آپ نے ابالیشن آف جاگیر کا قانون بنایا اور اس کے لئے جاگیرداروں کو ۶-۱۰ کروڑ روپیے معاوضہ دینے کے لئے رکھ دیا - اس بل کے سلسلے میں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی تھی - لیکن اس کے باوجود آج جو ہاؤس میں بل پیش ہوا ہے اس میں معاوضہ کی شرط رکھی گئی ہے -

گو میں مانتا ہوں کہ آرٹیکل ۳۱ کے تحت کمپنیشن دینا چاہئے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ کمپنیشن نہ دیا جائے - کوئی جائداد نہیں ہے کوئی زمینات نہیں لے رہے ہیں جن کا کمپنیشن دینا ضروری ہو - ایسی بات تو نہیں ہے کہ کسی نمبیدار کی ہم ہانچو ایکڑ زمین لے رہے ہیں اور اس کو اس کا معاوضہ دینا ضروری ہے - یہ نقدی معاشیں ہیں جن کا معاوضہ دینا اس لئے ضروری نہیں ہے کہ یہ مفت میں عوام کا پسہ کنارہ ہیں - آرٹیکل ۳۱ کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ

Where a cash grant to which this Act applies is subject to the rendering of any service, the grantee shall on the date

of discontinuance of the grant, stand released of the liability to render that service.

جو کمیشنیشن آب دینا چاہئے ہیں اوس میں (۶) ٹائم کیوں لکھا گیا ہے آج چاہیں تو (۲) ٹائمس بھی دے سکتے ہیں گو ہم تو اس کے بھی خلاف ہیں۔ لیبر ایکٹ کے تحت جب کسی مزدور کو آپ مل (Mill) سے نکالتے ہیں تو ایک مہرے کی تنخواہ اڈوانس دینے کا براویژن رکھا گیا ہے۔ تو پھر ایسی صورت میں منسداروں کو (۶) ٹائمس دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کی بجائے (۲) ٹائمس رکھا جائے تو کسی حد تک مناسب ہوگا۔

Compensation amounting to a sum equal to six times the annual amount payable to the grantee shall be paid to him in cash either in full or in annual instalments not exceeding 12.

مناسب اور ماہوارات کے لئے (۱۰) لاکھ روپیہ کی رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے اور منظور بھی ہو چکی ہے۔

Territorial and Political pensions Head of Account Rs. 10,00,000.

اس لحاظ سے ان ۱۰ لاکھ کا چھ گونہ آپ دیں گے تو (۶۰) لاکھ روپیہ کا عوامی خزانہ پر بار پڑیگا۔ جو معاوضہ دینا چاہتے ہیں وہ بارہ اقساط میں دیا جائیگا۔ گویا ہر سال پانچ لاکھ روپے حکومت کے خزانے سے جائیں گے۔ اس طرح ابالیشن آف کیاش گرانٹس (Abolition of cash grants) کا مقصد فوت ہو جائیگا۔ یہ ساٹھ لاکھ کا پرلویشن جو آپ نے منصوبہ روں کے تعلق سے رکھا ہے بجائے اس کے بہتر ہوتا کہ نیشن بلڈنگ کاموں میں یہ رقم لگائی جاتی۔ ملک میں جو بیروزگاری بڑھ رہی ہے اوس کو دور کرنے میں صرف کی جاتی۔ اخبارات میں ہم نے دیکھا کہ پرانی گرنی کے لوگوں نے خود کشی کر لی ہے۔ آپ ایسے لوگوں کو لاکھوں روپیہ دے رہے ہیں جو مفت خوری کی عادت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ

Where a cash grant to which this Act applies is subject to the rendering of any service, the grantee shall on the date of discontinuance of the grants and released of the liability to render that service.

یعنی جو خدمت آپ اب تک لے رہے تھے وہ بھی بند کر دیا جائیگی۔ اور کیاش گرانٹس کی رقم ان کو مفت میں گھر بیٹھے ملیگی۔ پہلے گورنمنٹ ان کو جو منصب دیتی تھی تو کچھ خدمت بھی اون سے لیتی تھی لیکن اس ڈیموکریسی کے زمانے میں آپ اون سے خدمت

لینا بھی بند کر رہے ہیں اور رقم برابر دے رہے ہیں۔ پارٹ "بی" اور "سی" میں جو لوگ ہیں ان کو آپ عوام کا لاکھوں روپیہ دینا چاہتے ہیں اور خدمت جو اون سے لی جاتی تھی اس کو بھی بند کر دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ انکو کمپنیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ منصب معاوضہ جاگیر اور امتیازی وغیرہ کب لے لاکھ کا پراویژن ہے اس کے جو معاوضے دئے جائینگے وہ ساٹھ لاکھ ہو جائینگے اور یہ معاوضہ اون لوگوں کو دیا جائے والا ہے جنہوں نے اب تک عوام کا خون چوسا ہے جنہوں نے عوام کے ساتھ نا انصافی کی ہے اس لئے اون مفت خوروں کو عوام کا بیسہ نہیں دینا چاہئے۔ جب بجٹ میں خسارہ ہے تو اس قسم کے اخراجات پر داشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر فار ریونیو اس بارے میں غور کریں گے اور اس بل میں اس قسم کی جو خرابیاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور اس سے متعلق جو امینڈمنٹ پیش کئے جائیں گے اون کو قبول کریں گے۔

شری کے۔ انت رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس سے پہلے ایبلیشن آف کیش گرانٹس کے نام سے ایک بل ہاؤز میں لایا جا چکا ہے جس کی رو سے دیشمکھ اور دیشپانڈے وغیرہ کے رسوم بند کئے گئے ہیں۔ اب جو منصبداروں کے تعلق سے بل لایا گیا ہے وہ بھی اسی قسم کا قانون ہے۔ جن لوگوں سے خدمت نہیں لی جاتی ہے وہ اس لئے نہیں لی جاتی ہے کہ وہ جاگیر کا معاوضہ ہے یا اسلحہ کا معاوضہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنے سال سے وہ اس منصب سے استفادہ کر رہے ہیں کہ اب تک انکو اون اسلحہ سے کئی گونہ زیادہ قیمت پہنچ چکی ہوگی۔ سالہا سال سے وہ یہ معاوضہ پارہے ہیں۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اب گورنمنٹ پر کوئی ذمہ داری رہتی ہے۔ جب دستور ہند کے تحت بغیر معاوضہ کے رسوم دیشمکھی و دیشپانڈے کو برخاست کر دیا گیا ہے تو منصبوں کو بلا معاوضہ ختم کرنے میں کونسا امر مانع ہے۔ رسوم دیشمکھی کو بلا معاوضہ دئے کیوں ختم کیا گیا۔ جب اب اس کو اس طرح ختم کیا گیا ہے تو اس کو بھی ختم کرنا چاہئے۔ اگر محض پرورش کے لئے دینا ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کو کافی عرصے تک پرورش کر چکے ہیں۔ اب جبکہ وہ کوئی خدمت بھی انجام نہیں دے رہے ہیں تو پھر انکی پرورش کا خیال کرنا بے سود ہے۔ مفت خوروں کی اس طرح کی پرورش کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ رلیجس (Religious) اور چارٹیبل (Charitable) کے تعلق سے کچھ وضاحت نہیں کی گئی ہے اس لئے میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔

میں کہہ سکتا ہوں کہ مفت خوروں کی وجہ سے سرکاری خزانہ پر بار پڑ رہا ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ بہر حال ان تمام امور کے بارے میں مسٹر صاحب وضاحت کریں تاکہ سکند ریڈنگ پر امینڈمنٹس دینے کی ضرورت نہ ہو۔

***ڈی. گوہیدراو موہی (کھار جنرل):**—میسٹر سپیکر سر، آج جو قانون پیش کیا ہے اس کے متعلق باکمی تہ پر اس حکمت کو مبرا کرنا دیتے ہیں۔ اپوزیشن کے

नेशन को अिन कानून के पेश करने पर मजबूरन मुबारकवाद देना पडा। अुममे यही मालूम होता है कि हमारी हुकूमत ने आज तक जो अच्छे अच्छे कानून नाकीज किये हैं। उनमें से यह अेक है। अपोजिशन के चंद आनरेबल मेंबर्स ने यह अुजर पेश किया कि दो साल कळ ही यह कानून आना चाहिये था, लेकिन हुकूमत को हमने मजबूर करने पर भी वह आज तक टालनी रही, और आविर मजबूरी के साथ यह कानून अुसको आज पेश करना पड रहा है। वाकयी यह सही नहीं है। अिवतदासे अिन कॅश ग्रांटस् (Cash grants) के, नकद मआश के मुताल्लुक हमारी पार्टी से बहुत मुखालिफन की जा रही थी, और अुसीके नतीजे के तौर पर यह कानून यहां पेश किया जा रहा है, और हम अपनी ख्वाहिश में कामयाब हो रहे हैं। मुफ्तखोर और अैसी ही बहुत से अलफाज यहां अिस्तेमाल किये गये, लेकिन अुन लोगों को यह याद रखना हों लेकिन हमारे समाज का जो ढांचा है, हमारे समाज की जो रियायत है, अुसके लिहाज से ये सब चाहिये कि ख्यावाह वे फमुतखोर केश ग्रांटस् जायदाद की तारीफ में आ सकते हैं। 'अिस लिहाज से और दस्तूर के लिहाज से कुछ मुआवजा अुनको देना पडता है। अगर हम मुआवजा न दें तो अुसका नतीजा यह हो गा कि यह मुआवजा पानेवाले मुमकिन है अदालत में रजू होकर अिम कानून को अल्ट्रा व्हायर्स (Ultravires) करार दें। अैसी सूरत में हम बहुत सोंच समझ कर अैसा मुआवजा दे रहे हैं कि जिसको पाकर वे भी अपने आपको सम्हल सकें, और हुकूमत का भार भी आहिस्ता आहिस्ता कम होता जाय। अिस लिहाज से जो मुआवजा से जो मुआवजा दिया गया है वह तावाजबी नहीं है।

तीसरी बात है कि चंद कैश ग्रांटस अैसी है जैसे कि मुआवजा आवकारी। अिसके नाम से ही अिस बात का साफ पता चलता है कि किसी जागीरदार या किसी मनसबदारी के हुकूक अपने कब्जे में लेकर अिसके मुताल्लुक कुछ नकद मआश हम देते होंगे। अैसी सूरत में चूकी अबॉलिशन आफ जागीर से आवकारी हुकूक भी अुनको नहीं रहते, अिस लिहाज से अुनको काफी मुआवजा मिल चुका था। बल्कि मुआवजा हम छीन भी सकते हैं। लेकिन न जानें हुकूमत ने क्या ख्याल किया कि अुनको मुआवजा दिया जा रहा है। अिसके बारे में मैं नहीं समझता कि यह मुनासिब होगा। बहरहाल हम अेक अेक कदम आगे बढ रहे हैं। हमारे खजाने पर जो भार पड रहा था वह भी दिन ब दिन कम होता जा रहा है। अिसीलिये अपोजिशन के मेंबरो को हमें मुबारकवाद देने के लिये मजबूर होना पड रहा है। मैं अुम्मीद करता हूं कि अपोजिशन के सब मेंबर्स अिसको बिला अमेंडमेंट के कुबूल करेंगे।

شری اناجی راؤ گوائے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ جو بل ہمارے سامنے لایا گیا ہے اوسکے تعلق سے ابھی ابھی ایک آرٹیکل ممبر نے کہا کہ ہم ایک ایک قدم آگے بڑھ رہے ہیں اور اپوزیشن مجبور ہو رہا ہے کہ انکو مبارکباد دے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ پارٹی ہمیں اسکے مواقع دیتی رہے کہ ہم انکو مبارکباد ڈے سکیں۔ یہ مبارکباد تو خیر جزوی ہے اور مشروط ہے لیکن ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ایسے مواقع گورنمنٹ فراہم کرے کہ ہم اسکو سو فیصد مبارکباد دیں۔ ۲۰-۲۵ فیصد مبارکباد سے کوئی فائدہ نہیں۔

ہے۔ ایک سال ہوا کہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی اور اس ہاؤز میں کہا گیا تھا کہ ہم اسکو بند کرنے کے بارے میں قانون بنارہے ہیں اور اسپر غور ہو رہا ہے۔ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ کیاش گرانٹس پورے طور پر بند ہو جائیں گے۔ لیکن قانون جو ہمارے سامنے لایا گیا ہے اسکو دیکھ کر ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمارے جو توقعات تھے وہ پورے نہیں ہوئے۔ مثلاً کمپنیشن کا مسئلہ۔ اس میں پارٹ اے۔ بی۔ اور سی رکھا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ دستور کا حوالہ بھی دیا جا رہا ہے۔ دستور کی آڑ لیکر اس قسم کی چیزیں روا رکھی جا رہی ہیں۔ میں کہوں گا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیاش گرانٹس کے سلسلہ میں جیسا کہ ہم نے بلا ادائی معاوضہ رسوم دیشمکھی و دیشانڈے کو بند کر دیا ہے اویسی طرح اسکو بھی بلا معاوضہ بند کرنا چاہئے تھا۔ جیسا کہ ابھی ایک آئینیں ممبر نے بتایا کہ ممکن ہے کہ اگر ہم اس طرح سے کریں تو وہ لوگ عدالتوں میں جائیں گے۔ اور وہاں کیا فیصلہ ہوگا کس کو معلوم۔ انہوں نے یہ خوف ظاہر کیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ قانون کے تحت یا دستور کے تحت یہ خوف اس میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کیاش گرانٹ کا مسئلہ پراپرٹی کی تعریف میں داخل کیا جاسکتا ہے یا نہیں اہم مسئلہ ہے۔ دیشمکھ اور دیشانڈے کے رسوم جب کیا ش گرانٹ کی تعریف میں آسکتے ہیں تو ایک قدم آگے بڑھ کر اسکو بھی لے سکتے ہیں۔ وہاں جس طرح بغیر کمپنیشن کے لیا گیا یہاں بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس لئے دستور کی دفعہ (۳۱) کو جو آڑ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ کیاش گرانٹ جن لوگوں کو عطا کیا گیا تھا وہ کسی طرح پر بھی اونکی پراپرٹی نہیں ہو سکتی۔ عطا کا اصول یہ ہے کہ جب کبھی عطا حاصل کرنے والا مرجائے تو وہ عطا دینے والا پراپرٹی یعنی معطی الیہ پر خود بہ خود عود کر جاتا ہے۔ وہ اینسٹرل پراپرٹی (Ancestral property) نہیں ہوتی۔ وہ ایسی پراپرٹی نہیں کہ اس کے متعلق رائٹس اور انٹرسٹ پیدا ہوں اور جسکے لئے دفعہ (۳۱) کی آڑ لینا پڑے۔ کیاش گرانٹس کے متعلق کمپنیشن کی جو گنجائش رکھی گئی وہ یہ ہے کہ سالانہ رقم کا چھ گونا کمپنیشن دیا جائیگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کم از کم وہ چھ سال تک مزید جاری رہیگا۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گو آپ کی حکومت کی عمر اور تین سال ہے لیکن یہ معاوضہ آپ کی حکومت نہ رہنے کے بعد بھی تین سال تک دیا جاتا رہیگا۔ آپ کا یہ مبارک اقدام کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا اگر آپ آنے والی حکومت کے لئے بھی اون کو معاوضہ دینے پر مجبور کریں گے تو میں کس طرح آپ کو اس بل پر مبارکباد دے سکتا ہوں۔ اس لئے چھ سال کا معاوضہ دینے کے متعلق جو طے کیا گیا وہ قانونی طور پر صحیح نہیں ہے۔ اون کو مفت خور جو کہا گیا اوس پر اعتراض کیا گیا کہ کیوں اون کو مفت خور کہا جا رہا ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ لوگ سالہا سال سے ہشتہا پشت سے بغیر محنت کئے معاوضہ ہار رہے ہیں۔ وہ اگر کسی زمانے میں کچھ کام کئے بھی ہونگے تو ملک کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ ملک کی غداری کا کام کئے ہونگے جسکا

معاوضہ اونہیں دیا گیا۔ راجوں ۲ دس مکھوں وغیرہ کو اس وجہ سے یہ دیا گیا کہ مک کے ساتھ غداہی کریں۔ چنانچہ وہ اسی کا اب تک صلہ بارہے ہیں۔ اسے لوگوں کو ہم کیوں نہ مفت خور کہیں۔ یہ لوگ بغیر کسی کام کے مفت خوری کرتے رہے۔ بلکہ ونکے لئے یہ الفاظ کم ہیں۔ دوسرے الفاظ میرے پاس نہیں کہ اون کو کہہ سکوں۔ اس نے میں آنریبل منسٹر کسٹرنڈ سے توقع کرتا ہوں کہ کمپنیشن کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ نحل دیجا ئیگی۔ دراصل اس کے لئے قانون کہیں بھی آڑ نہیں ہوسکتا۔ اور اگر آدہ ہی چاہتے ہیں تو کم از کم چھ سال کی مدت تو نہ رکھئے۔ آپ کی حکومت جتنے دن تک رہیگی اتنے ہی دن میں وہ دیدیجئے۔ اوسکے بعد نہ معلوم کونسی حکومت آئے اور کیا ہو۔ (۶۰) سال کی عمر والوں کے متعلق جو کچھ کہا گیا مجھے اوس کے متعلق کچھ کہنا نہیں ہے۔ آنریبل منسٹر بھی بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے ممکن ہے وہ بوڑھے لوگوں کا زیادہ لحاظ کرتے ہوئے کہ ایسے لوگ کسی کام کے قابل نہیں رہتے اون کو کیش گرانٹ اونکی زندگی تک دینے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ وہ صحیح بھی ہے۔ جو لوگ بوڑھے ہو گئے ہیں اور کام نہیں کرسکتے اون کے لئے فیاضی کرنا بری چیز نہیں ہوسکتی۔ لیکن باقی لوگوں کو کمپنیشن دینے کی حد تک میں آنریبل منسٹر سے توقع رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر غور کریں۔ چھ سال کا کمپنیشن دینے کی جو شرط رکھی گئی ہے وہ نہ تو دستور کے لحاظ سے ٹھیک ہے نہ اصولاً ٹھیک ہے۔ آج کی ڈیموکریسی کے تحت یہ بل مبارکباد کے قابل نہیں ہے۔ اگر آپ صحیح معنوں میں مبارکبادی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ شرط جو کمپنیشن کے متعلق ہے اٹھا دیجئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم سکند ریڈنگ کے وقت زور و شور سے مبارکباد دیں گے۔

شری. مادھوراو دھونسیکار (ادریر جنرل):—آج بڑی جدوجہد کے باد یہ بل ہاؤس کے سامنے آیا ہے۔ اسل میں ہدراہاد کی آج کی سرکار پورانے سرکار کے وکت کے جو کالے دھوے تھے اونھن کسپر سے میتانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بھی اےک کالا دھوا تھا کی موقتہ خوروں کو سرکار کی طرف سے پسا دیا جا رہا تھا۔ جس کے لئیے آج یہ بل ہاؤس کے سامنے لایا جا رہا ہے۔ بہت سے آئنریبل ممبرس جو اوس طرف بٹتے ہئے انکا خیال ہے اور اےک ممبر نے تو اوسے اپنے باطن میں بتایا بھی ہے کی ہمنے جو جدوجہد کی اوسکیا یہ نتیجا ہے کی آج سرکار کو مجبور ہوکر یہ بل ہاؤس کے سامنے لانا پڈا۔ انکا کہنے کا مطلب یہ تھا کی اونھنی کے جدوجہد کے کارن سرکار مجبور ہوئی، نہیں تو سرکار کو یہ بل لانے کی بچھا نہیں تھی۔ ہماری جدوجہد کا ہی یہ نتیجا ہے کی—

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ ایک ممبر کہہ چکے ہیں پھر آپ اوسکو کیوں ریٹ (Repeat) کر رہے ہیں ؟

شری. مادھوراو دھونسیکار:—خیر، میں اوس بات کو اب نہیں دوہراتا ہوں۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم نے مجبور کیا اسلئے یہ بل آج لایا جا رہا ہے، اس نکتہ اچنی میں میں کوئی

कुछत नदी पाता हूं। हमारी जो कॉन्स्टीट्यूशन है उसके तहत आज मुआविजा देना लाजमी है हम घटना के विरुद्ध काम नहीं कर सकते। जब आपने भी कॉन्स्टीट्यूशन मानी है तो आप भी जिसके बारे में नहीं बोल सकते कि बिना मुआविजा दिये कॅश ग्रैन्टम् क्यों नहीं बंद किये जाते। कॉन्स्टीट्यूशन को अगर आप बालायेताक रखना चाहते हैं तो अलग बात है। लेकिन यदि आप कॉन्स्टीट्यूशन को मानते हैं तो यह मुआविजा देना लाजमी है। अमे आप बरखास्त नहीं कर सकते। अब यदि कुछ देना ही है तो वह अिम तरह दिया जाना चाहिये जोकि देने के मुमासिल हो। और कुछ दिया अँसा कहा जा सके। लेनेवाले को लगे कि वाकअी में हमें कुछ मिला है। नहीं तो जैसी कि मराठी में अँक कहावत है कि राजा अुदार झाला व हाती भोपळा दिला, यानी राजदरबार में राजासे कुछ मांगने के लये गये तो राजाने अँक कद् दे दिया। दुनिया के अंदर यदि किसी को कुछ देना है तो अँसा देना चाहिये कि जिससे अुसका कुछ फायदा भी हो। अन्यथा दिया न दिये के बराबर हो जाता है।

ऑनरेबल मॅम्बर्स ने जिसके पहले भी जिस तरह के बिल्स पर बहस की थी, और यह मान लिया था कि यदि किसी को बेदखल करना है तो अुसे कुछ मुदत देनी चाहिये, और कुछ मुआविजा भी देना चाहिये ताकि वह शस्स कुछ दूसरा काम खोज कर अुसमें लग सके। जब जिस हाअुस में लगान बल आया था अुम वक्त यह कहा गया था कि यदि किसी को जमीन से बेदखल करना है, तो अुसे कुछ मुदत और मदद चाहिये, ताकि वह किसी दूसरे धंधे में लग सकें। अुसीतरह यहां भी हम कॅश ग्रैन्ट छीन रहे हैं तो अँसे लोगों को दूसरे काम धंधों में लगाने के लिये कुछ समय देना जरूरी है, और अुनकी कुछ आर्थिक सहायता करना जरूरी है जिस लिये अुन्हें कुछ मुआवजा भी देने की जरूरत है।

यह कहा गया कि ये लोग मुफ्तखोर हैं। मैं तो जिस बात को मानने के लिये तैयार नहीं हूं। यदि अुन्हें मुफ्तखोर कहा जाय तो, यदि कोअी अँसा कहे कि हम लोग भी यहां पर आकर २०० रुपये तनस्वाह लेते हैं, और कुछ काम नहीं करते, जिस लिये हम भी मुफ्तखोर ही हैं तो हमें वह भी मानना पड़ेगा। किंतु अँसा नहीं है। अुस समय की जो सरकार थी अुसका अुन्होंने कुछ न कुछ काम किया था, जिस लिये अुन्हें यह रकमें सरकार की तरफ से दी जा रहीं थीं। और थोडे समय के लिये अिन्हें मुफ्त-खोर मान भी लिया जाय, तो भी हमारा फज्र है कि अुन्हें कुछ न कुछ देना चाहिये, ताकि आगे चलकर ये लोग बेकार न हों। हमें बेरोजगारी तो बढ़ानी नहीं है। अब गव्हर्नमॅंट बदली है। और हालात भी बदले हैं। जिस लिये अब सरकार अिन्हें जिस तरह से पैसा देना मुनासिब नहीं समझती जैसा कि पहले दिया जाता था। जिस लिये अिसे बंद करने के लिये यह बिल लाया जा रहीं हैं। लेकिन साथ ही साथ अिन लोगों को सरकार बेकार भी करना नहीं चाहती। आज तक अिन लोगों ने कुछ भी काम नहीं किया है, और अुन्हें काम की आदत भी नहीं है। जिस लिये सरकार अुन्हे कुछ मुआविजा देकर काम पर लगाना चाहती है। जिस लिये यह जो कॅश ग्रैन्ट अुन्हें आजतक दिये जा रहे हैं अुन्हें बंद करके मुआविजे के तौर पर अुसके ६ गुना सरकार अुन्हें देना चाहती है। अगर किसी का कॅश ग्रैन्ट १ रुपया है तो अुसके लिये अुसे ज़ुमला ६ रुपया देना नावाजबी है अँसा मैं नहीं मानता। और यह ६ रुपये भी अुन्हे अँकदम नहीं बल्कि १२ अँकसात में देने का प्रॉविजन जिस बिल में रखा गया है। ताकि १२ साल के अंदर वे अपना कुछ दूसरा अितजाम करे और अपना गुजर बसर कर सकें। जिससे

धरना भी विरोधक नहीं हो रहा है, और अन्हें जो कुछ आज दिया जानेवाला है वह भी कौभी बहुत ज्यादा नहीं है। जिसका मकसद अतनाही है कि अन्हें दरबंद ठोकरें खाने की नीवत न आये, और वे कौभी इसमें पेसा कर सकें। जिस लिये यह जो अंतराजात किये जा रहे हैं। अममें मैं कौभी कुव्वत नहीं पाता हूं। जिस लिये आज मजबूर होकर भी क्यों न हो आपको सरकार को स्वांरिकवाद देना चाहिये कि देरी में भी क्यों न हो आज अंक अच्छा बिल सरकार ने हमारे सामने लाया है।

अब जब मुजाबिजा देना ही है तो वह असा हो कि अुससे अुनका कुछ बाकअी फायदा हो सके नहीं नों "राजा अुदार झाला आणि हाती भोपळा दिला" असी बात न हो। यह अंक हम बिल हाअम के सामने लाया जा रहा है। और हमारी सरकार बराबर आगे बढ़ रही है। और यह अंक काफी प्रोग्रेसिव्ह स्टेप (Progressive step) है। हम अंकदम छलांग मारना नहीं चाहते। जिस लिये मैं प्रार्थना करता हूं कि जिस बिल को बिना किसी अमंडमेंट के मंजूर कर लिया जाय।

شری کنٹہ رام ریٹی۔ سٹر اسپیکر سر۔ آج ہمارے سامنے جو نئے روپ میں کیش گرانٹ کا بل آیا ہے قبل اس کے کہ اوس پر عرض کروں میں بل (۲۲) سنہ ۵۲ ع آپ کے ملاحظہ میں لاؤں گا۔ اس میں اوس وقت دیشمکھی اور دیشبانڈیہ گری کے رسوم کے ابالیشن (Abolition) کے سلسلہ میں کلاز (۴) کے تحت گورنمنٹ کو اختیارات دئے گئے تھے کہ اگر پیچیدگیاں ہوں تو چہاں بین کر کے اعلان کریں۔ لیکن اوس کا کوئی روپ ہمارے سامنے نہیں آیا۔ عوامی حکومت پر یہ چارج ہے کہ اگر اوسی وقت صحیح مشورہ قانونی حاصل کیا جاتا تو معاوضہ دینے کا سوال دو سال پہلے ہی طے ہو جاتا اور کم از کم دو سال کا معاوضہ تو بیچ جاتا۔ دو سال تک خاموش بیٹھ کر آخر میں کہنا کہ کانسی ٹیوشن آڑا رہا ہے اس لئے معاوضہ دینا پڑیگا غلط ہے۔ چھ سال تک اون کو معاوضہ دیتے رہنا عوامی حکومت کے لئے زیبا نہیں۔ ہم نے تو اختیارات دئے تھے لیکن آپ کی ڈیفیکلٹیز (Difficulties) کیا ہیں کن وجوہات کے تحت دو سال تک آپ نے اسکو ٹال کر رکھا۔ آپ کے مشیر قانونی کی رپورٹ کم از کم ہمارے سامنے آئی تو ہم اوس کے لحاظ سے کنونس (Convince) ہو جاتے۔ ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اقربا نوازی کا اڈہ بن گیا ہے۔ اس سے پہلے کہا گیا کہ کانسی ٹیوشن آڑے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آرٹیکل (۳۱) کے تحت یہ چیز ہر پارٹی کی تعریف میں داخل نہیں۔ اور عطیات کے قانون کے لحاظ سے حکومت سے ہون کو معاوضہ نہیں مل سکتا۔ یہ عطیات کے قانون کا ایک چھوٹا سا اصول ہے۔ لیکن آج کی حکومت یہ کہتی ہے کہ چونکہ ہم نے رسوم دیشمکھی وغیرہ کو بلا معاوضہ دئے ختم کیا تھا اس لئے وہ لوگ ہائی کورٹ میں رجوع ہو گئے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کریں گے تو یہ لوگ بھی ہائی کورٹ میں جائینگے ممکن ہے کہ پھر ہم کو دینا پڑے۔ میں کہوں گا کہ اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ آج کبیینٹ میں اور عوامی حکومت

میں ایسے وکلاء کی کمی نہیں جو حکومت کو صحیح مشورہ دے سکے۔ مجھے تشویش تو نہ ہو رہی ہے کہ آپ ان لوگوں کو معاوضہ دیکر اون دیشمکیوں اور دہشاندوں کو بھی جن کے مقدمات میں ہائی کورٹ میں ہیں معاوضہ دینے کی بنیاد تو نہیں بنا رہے ہیں۔ ان لوگوں کو چھ سال کا معاوضہ دیکر اون لوگوں کو بھی دیا جائیگا۔ آپ اون دیشمکیوں کے مقدمے کو کامیاب بنانے کے لئے بہ کوشش کر رہے ہیں مجھے تو یہ تشویش ہے۔

اگر یہ یہ فرض کر لیا جائے کہ جیسا کہ معاوضہ آج آپ دیر سے ہیں زندگی بھر دینے کے بعد کسی وقت بھی روکنا چاہیں تو وہ آپ کے خلاف اگیتیشن (Agitation) نہیں کریں گے۔ مقدمات نہ لڑینگے۔ وہ ضرور کریں گے۔ کیا آپ یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ سب لوگ خاموش بیٹھ جائینگے۔ لیکن دراصل اسکی بنیاد وہ ہے جس پر کہ ہائی کورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ہمارے لئے ایک مقدمہ لڑنے اور چار مقدمات میں لڑنے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جب میں اس بل کو دیکھا تو میرا یہ احساس تھا کہ اس میں معاوضہ دینے کے لئے ہوگا جو کمیٹی اس کے لئے بنائی گئی تھی۔ اس میں جو اڈسکشن ہوا تھا وہ ہمارے سامنے رکھا جاتا تو یہ معلوم ہوسکتا تھا کہ مختلف ممبران نے کیا رائے دی۔ اس کے لحاظ سے ہم بھی یہ غور کرسکتے ہیں کہ جو معاوضہ چھ سال کی حد تک دینے کے لئے سوچا گیا ہے وہ مناسب ہے یا نہیں جو رٹ (Write) اس کے خلاف پیش ہوسکتا ہے اس کے متعلق بھی غور کرتے۔ اس لئے میں کہوں گا کہ جو بل اس وقت پیش کیا گیا ہے اس کو واپس لیکر وہ بل لایا جائے جس کے تحت گورنمنٹ کو اختیارات دئے گئے ہیں۔ میں تو اپنی حد تک کنونٹس نہیں ہوں کہ یہ آرٹیکل ۳۱ کے تحت آتا ہے لیکن یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کیسا مشورہ ملا۔ کیونکہ یہ بل جو دل میں اندیشہ رکھ کر پیش کیا جا رہا ہے اس سے سرکاری خزانہ پر بار پڑنے والا ہے اگر ایسا ہی بل پیش کرنا تھا تو وہ دو سال پہلے آتا تاکہ ان دو سالوں کا معاوضہ بھی بچ جاتا اور اب جو سوچا گیا ہے کہ چھ سال کا معاوضہ دیا جائے وہ بھی دینے کی نوبت نہ آتی۔ یہی رویہ کسی پراجیکٹ پر صرف کیا جاسکتا تھا۔ دیشمکیوں اور دہشاندوں کے جو رٹ کی درخواست ہے اس کا سپورٹ ہوگا ایسا خیال نہ کریں۔ اس لئے یہ بل واپس لیں اور یہ خیال نہ کریں کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ ہمیں پیچیدگیوں میں جانا ہوتا ہے کبھی بھی جائینگے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Shri Abdul Rahman rose in the seat....

Mr. Deputy Speaker : Any thing special.

شری عبدالرحمن - فرسٹ ریڈنگ کے موقع پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہم بل ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے اس میں دستور آڑے آتا ہے اور کچھ لوگوں کے لئے بیچہلی خدمات کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے تو ہم بھی اس پر سوچنا اور غور کرنا مناسب سمجھتے ہیں ہم کو تنقید کرنا ہی مقصد نہیں ہے۔ فرسٹ ریڈنگ ختم ہونے سے پہلے مسٹر صاحب سے میں یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ سب کمیٹی کی رپورٹ ہمارے سامنے رکھی جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - یہ تو پہلے بھی کہا گیا ہے وہی باتیں کہنے میں کیا چارہ (Charm) ہے۔

شری عبدالرحمن - ہم جب ایوان میں آتے ہیں تو بوری ذمہ داری کے ساتھ سوچنا ہمارا فرض ہو جاتا ہے۔ ہم عجلت میں کوئی قانون پاس کرنا نہیں چاہتے۔ اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے سب کمیٹی کی رپورٹ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں جو قانونی مشورے ہیں وہ صحیح ہیں تو ہم انہیں مان لینگے اس لئے میں آنریبل مسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ بغیر کسی تاہل کے وہ اس کمیٹی میں جو مشورے دئے گئے ہیں انہیں ہمارے سامنے رکھیں تاکہ ہم اس قانون کو ۱۲ تاریخ تک پاس کر سکیں۔ اس سے بہت ممکن ہے یہ بھی ہو کہ امینڈمنٹس نہ پیش کئے جائیں۔

شری بی۔ ڈی دیشمکھ - اسپیکر سر۔ آج کا پورا وقت جنرل ڈسکشن کے لئے دیا جائے۔ اب بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ مسٹر صاحب ۱۲ - تاریخ کو جواب دے سکتے ہیں۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی - سب سے پہلے یہ کہا گیا ہے کہ اپوزٹ پارٹیز کے آنریبل ممبرس کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ بل ہاؤس میں آیا ہے۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ایسا تو ہر وقت کہا جاتا ہے عادت کے مطابق یہ کہا جا رہا ہے کہ اس وقت گورنمنٹ جو کچھ بھی کر رہی ہے وہ گویا اپوزٹ پارٹیز (Opposite parties) کے ممبروں کی کوششوں سے کر رہی ہے۔ گورنمنٹ اپنی طرف سے کچھ نہیں کر رہی ہے۔

اس کے بعد دوسری ایک چیز یہ کہی گئی ہے کہ نقد معاش ختم کرنے کے بعد یعنی دیشپانڈوں اور دیشمکھوں کے رسوم ختم کرنے کے بعد یہ بل لایا گیا اور سب کمیٹی (Sub-committee) کی رپورٹ بھی ہمارے سامنے نہیں لائی گئی۔

جہاں تک سب کمیٹی کے رپورٹ کا تعلق ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کا صدر میں ہی تھا۔ رپورٹ کا خلاصہ میں آپ کو اب بھی بتا سکتا ہوں۔ سب کمیٹی نے یہ رائے دی کہ معاش کو ختم کیا جائے۔ لیکن بلا معاوضہ ختم کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ اور نہ وہ کسی معاش کو بلا معاوضہ ختم کرنے پر آمادگی کو بڑھانا چاہتے تھے۔

ماہرین نے بھی یہ رائے دی ہے کہ کسی قسم کی ہی کیوں نہ ہو نقد معاش بلا معاوضہ ختم نہیں کی جاسکتی۔ خود اس ہاؤس کے ایک رکن نے فرمایا کہ ایک مزدور کو بھی نکالتے ہیں تو اس کو ایک مہینے کی تنخواہ دی جاتی ہے۔ لیکن پھر اس کی ضد میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کسی مزدور کو رکھتے ہیں۔ تو اس کا ہم پر کوئی حق نہیں ہوتا کیونکہ ہم اس سے مزدوری دیکر کام لیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اس مسودہ قانون میں ہم نے یہ بتلایا ہے کہ کسی شخص کو خدمت کرنے کے صلہ میں معاش ہو تو اس کو ختم کر کے معاوضہ نہیں دیر ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم معزز ممبروں کے خیال سے بھی کچھ آگے بڑھے ہیں۔ سرسری طور پر یہ کہنا کہ (جبکہ ذمہ داری ان پر نہ ہو) کہ معاوضہ نہ دیا جائے تو یہ بہت آسان ہے۔ لیکن حقائق کو پیش نظر رکھیں اور ہمارے مباحث کی جانچ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے جو معاوضہ دیا ہے وہ بجا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم نے دیشمکھوں اور دیشپانڈوں کو معاوضہ نہیں دیا۔ وہ قانون بھی ہم ہی نے بنایا تھا۔ لیکن اس قانون میں معاوضہ دینے کے لئے رکھا گیا ہے چونکہ اوس کے متعلق ہائیکورٹ میں رٹ (Writ) پیش ہوا ہے اس لئے وہ رٹ منظور ہونے کے لئے ہم ایک وجہ پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن اگر میرے دوست اوس کا اور اس کا مقابلہ کرتے تو یہ نہ کہتے وہ ابتدائی خدمت کا معاوضہ تھا۔ انکو خدمت کرنے سے ہم نے منع کیا تھا اس لئے بغیر کسی معاوضہ دینے کے ہم نے اس کو ختم کیا۔ وہی اصول ہم نے یہاں بھی رکھا ہے۔ جہاں کوئی خدمتی معاش ہو تو اس کو ادا کرنے کی ذمہ داری ہم پر نہیں رہیگی۔ جس دستور کے تحت آپ آج اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اس کے خلاف اعتراض کرنا مناسب نہیں۔ دستور میں بلا معاوضہ کوئی جائداد خواہ نقد رقم ہی کیوں ہو نہیں لی جاسکتی یہ بتلایا گیا ہے۔ منقولہ جائداد ہو یا غیر منقولہ جائداد ہو جب ہم اس کو لیں تو معاوضہ دینا پڑتا ہے۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ زمین نہیں لی جارہی ہے اس لئے اس کا معاوضہ نہ دینا چاہیئے۔ دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ معاش حین حیات ہوتی ہے اس لئے اس کا معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ معاش حین حیات ہوتی ہے تو پھر اس شخص کی زندگی تک وہ رہنا چاہیئے۔ ہم آئندہ پیدا ہونے والوں کو تو نہیں دیرے ہیں۔ ہم حین حیات جس کے لئے قانوناً پابند ہے اسی کے لئے معاوضہ دیرے ہیں۔ اس لئے وہ معزز ممبر جنہوں نے یہ اعتراض کیا ہے یہ سمجھ لیں کی انکی بحث متضاد اور خود ان کے خلاف ہے۔

شری جے۔ ایندراؤ۔ پوائنٹ آف انفرمیشن۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی جو عطایا تھا وہ اٹکے حین حیات تھے۔ اس کے بعد پشت ہا پشت گزر گئے۔ لیکن آج بھی منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ انکی حین حیات تک دینا ہمارا فرض ہے۔

سری کے - وی - رنگ ریڈی - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر دنون عطیات سے واقف نہیں ہیں - کیونکہ اس میں یہ ہے کہ ہر عطا حین حیات ہوتی ہے - جس شخص کے نام وہ منظور ہوتی ہے وہ حین حیات ہوتی ہے - کسی حکومت کے مورث اعلیٰ نے عطا کی ہو تو اس کو لینے کا حق نہیں رہتا - جس شخص کی وراثت منظور ہوتی ہے اس کے حق میں وہ عطا بھی ہوتی ہے - قانون رجسٹری وغیرہ میں جو حین حیات کی تعریف کی گئی ہے وہ ۲۰ سال کے لئے ہے لیکن ہم نے جو کہا ہے وہ تو آنسو بونچنے کے برابر ہے - وہ صرف چھ سال کے لئے ہم نے رکھا ہے -

بوڑھوں کو کیا دینا چاہیے اس کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا - میں نے آج ہی کے اخبار میں دیکھا کہ سکندریا آباد کے ہسپتال میں ایک شخص کو دھتورہ پینے کی وجہ سے داخل کیا گیا - لیکن اخبار کا ایڈیٹر پوچھتا ہے کہ چیف منسٹر صاحب آپ کے زمانہ میں ایسی بیروزگاری کیوں ہے ؟ جواب دو - ہم نے اس اصول کے تحت کسی کو بیروزگار نہیں بنایا - ۶۰ سال سے جس کی عمر زائد ہو گئی ہے ان کے لئے حین حیات معاش ہم نے قائم رکھی ہے - ایک صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ خود معاوضہ ہے پھر اس کا معاوضہ کیوں دیا جائے ؟ لیکن جہاں تک بالمعاوضہ منصب کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بلا معاوضہ دئے چھین لینا مناسب نہیں ہے - کیونکہ یہ دستور کے خلاف ہے - آراضی ہو یا جائداد یا نقد مالیت رکھنے والی کوئی چیز ہو تو اس کو معاوضہ دئے بغیر لینے کا ہم کو اختیار نہیں ہے - جب تک ہم اس اسمبلی کے ممبر رہیں گے اس وقت تک بلا معاوضہ لینے کے لئے نہ کہنا چاہیے اور نہ ہم کہہ سکتے ہیں - بہر حال اس میں دو معاوضے ہی رکھے گئے ہیں - ایک تو بوڑھوں کے لئے اور دوسرے بالمعاوضہ عطا کے لئے یعنی کسی کی جائداد کے معاوضہ میں جو عطا ہو اس کے لئے - ان کے لئے ہم نے ۶ سال کا معاوضہ رکھا ہے - قانون حصول آراضی اور دیگر تمام قوانین میں آپ دیکھیں گے کہ جب کسی کی کوئی جائداد لی جاتی ہے تو اسے کم از کم $\frac{1}{16}$ گنا معاوضہ دیا جاتا ہے - بعض صورتوں میں ۲۰ سال کی آمدنی کو معاوضہ قرار دیا جاتا ہے - لیکن کسی حالت میں ۱۶ سال سے کم معاوضہ نہیں دیا گیا ہے - ہم نے یہاں صرف (۶) سال کا معاوضہ دیا ہے - کوئی شخص ۶ سال میں مر جاتا ہے کوئی ۱۰ - ۱۵ سال زندہ رہتا ہے - ہم نے اوسط ۶ سال رکھا ہے - ہم نے یہاں کم سے کم معاوضہ رکھا ہے اور وہ بھی یکمشت ادا نہیں کر رہے ہیں بلکہ ۱۲ سال کی سالانہ اقساط میں ادا کریں گے - اب تو نصف ختم ہو جائیں گے - باقی ۱۲ سال میں ختم ہوں گے - اس طرح معاوضہ پر جو اعتراض کیا گیا وہ صحیح نہیں ہے - دیشمکھی کی معاشیں ضمن (ج) میں آتی ہیں - وہ بلا کسی معاوضہ کے ہیں - حالانکہ ماہرین قانون کی رائے ہے کہ نقدی معاش بلا معاوضہ ختم نہیں کی جا سکتیں - اور کم سے کم تا حیات انہیں برقرار رکھا جانا چاہیے - اس کے

*L. A. Bill No. XVII of 1954,
the Hyderabad (Abolition of
Cash Grants) (Amendment)
Bill, 1954.*

باوجود ہم نے دستور کے تحت آنے کے لئے دو صورتیں رکھی ہیں -
۶ سال سے زیادہ عمر والوں کے لئے بھی ہم نے گنجائش رکھی ہے - جو بالمعاوضہ
معاشیں ہیں انہیں ۶ سال کا معاوضہ دیا جائیگا۔

شری گوئند راؤ مورے - معاوضہ اراضی اور معاوضہ اسلحہ کے بارے میں کیا
رائے ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - یہ تو خود نام سے معلوم ہو جاتا ہے - ۱۰ فصلی میں
شراب کی بھٹیاں بند کی گئیں - ۵۰ ف میں سیندھی اور تاڑی کے درختوں کو سرکار میں
داخل کر لیا گیا - اور ایسی معاشوں کے لئے کچھ یومیہ نقدی معاشی جاری کی گئی -
ان کے الفاظ ہی سے مطلب ظاہر ہو جاتا ہے - جو بالمعاوضہ عطیے ہیں - ان کے لئے
معاوضہ رکھا گیا ہے - اور ساٹھ سال سے زائد عمر والے معاشداروں کے لئے تا حیات
رکھا گیا ہے تاکہ وہ بیروزگار نہ بنیں - بہر حال ان پر اگر اصول نصفت کے لحاظ سے بھی
غور کیا جاتا تو کچھ آگے بڑھنے کی ضرورت تھی - جہاں تک کمی کی جاسکتی
تھی ہم نے کی ہے - میں استدعا کرتا ہوں کہ معزز ارکان اس مسودہ قانون کو منظور فرمائیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - (اے) - (بی) اور (سی) شیڈول میں جو لوگ شریک
ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور ان پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے کیا اس کی تفصیل ہاؤس کے
سامنے رکھی جاسکتی ہے ؟

شری عبدالرحمن - یہ مواد ضروری ہے - آج ہی نہیں بلکہ پرسوں تک بھی معزز
منسٹر آنریبل ممبرس کو یہ مواد دے سکتے ہیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - ہاں یہ فہرستیں میرے پاس ہیں - قانون ہرجیز
کو ملحوظ رکھ کر ہی بنایا جاسکتا ہے - پرسوں یہ مواد دیدیا جائیگا -

Mr. Deputy Speaker : The question is :

*"That L.A. Bill No. XVII of 1954, the Hyderabad
(Abolition of Cash Grants) (Amendment) Bill, 1954, be read
a first time."*

The motion was adopted.

*The House then adjourned till Half Past Two of the Clock
on Friday, the 9th April, 1954.*